Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدُہٗ ونُصلّی علیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیم وعَلیٰ عبدہ الْمسِیح الْمَوْعُوْد

جلد 54 — وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ — شمارہ 8

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

12 محرم 1426 ہجری 22 تبلیغ 1384 ہش 22 فروری 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 19 فروری (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ عبادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

شیعوں نے مبالغہ کی حد کردی ہم امام حسین کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہوگئے پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔ اس لئے معاویہ سے گذارہ لے لیا۔ چونکہ حضرت حسن کے اس فعل سے شیعہ پر زد ہوتی ہے اس لئے امام حسنؓ پر پورے راضی نہیں ہوئے ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مد نظر رکھا۔ اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے دونوں کی نیت نیک تھی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یہ الگ امر ہے کہ یزید کے ہاتھ سے بھی اسلامی ترقی ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ چاہے تو فاسق کے ہاتھ سے بھی ترقی ہو جاتی ہے، یزید کا بیٹا نیک بخت تھا۔ (ملفوظات جلد چہارم مطبوعہ قادیان)

ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسین کی توہین کی جاتی ہے۔ حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے۔ اور ان کو گالی دی جاتی ہے۔ حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں ہاں اگر عیسیٰ کا مر جانا ثابت کرنا ان کے نزدیک گالی دینا ہے تو اس طرح سے تو ہم نے نکالی ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے نبیوں کی طرح وفات پاگئے ہیں۔ (ملفوظات جلد پانچ صفحہ 29-328۔ مطبوعہ قادیان)

فرمایا:۔ شیعوں نے مبالغہ کی حد کردی ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے تمام انبیاء حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو گئے تو آگے علیؓ موجود تھے اور ایک شخص حضرت علیؓ کو خدا کہتا ہے تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علیؓ کو خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا معلوم نہیں کہ لوگ شیعہ (مذہب) میں کون سا اسلام پاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں۔ اُمہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اُس کا مذہب ہی کیا ہوا۔ کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرّے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟۔

پھر تقیہ جس سے بری بات کوئی نہیں ہو سکتی یعنی جس سے دب گئے یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کردیا۔ پھر بتائیں کہ انکی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ کے واقف ہیں ہم نے تو جو تفسیر دیکھی ان میں ہر ایک آیت کے یہی معنے دیکھے کہ یہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے۔ کھیٰعص ک سے مراد کربلا ہے پھر توحید جو مذہب اسلام کی روح ہے اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے [illegible] کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں اور ان لوگوں نے بت پرستی کو از سر نو جاری کردیا۔ اجی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو تیار ہیں مگر یہ تو نہیں کہ انہیں خدا بنالیں اگر واقعی ان کو امام حسین سے محبت ہے تو ان کی پیروی کریں جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے اور اس کے سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے پیغمبر گذرے ہیں کیا کبھی کسی نے کہا ہے کہ میری بندگی کر و اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہنچے ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا کہ دور سے ایک شخص چلا آرہا ہے اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبد اللہ حسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی عشق الٰہی اور عبادات کے قیام میں گزری ہے

بعض جاہل متعصب اور عقل کے اندھے آپکی مبارک ذات پر گھناؤنے الزامات لگاتے ہیں

ذیلی تنظیموں بالخصوص خدام و لجنہ کو ان کے جوابات دینے چاہئیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 فروری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی ان ناشئۃ الیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلا۔ کی تلاوت کی (المزمل:۷)

ترجمہ:۔ رات کا اٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کیلئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے پھر فرمایا یہ وہ قرآنی حکم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ نے اس کا حق ادا کردیا بلکہ دعویٰ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں رہا کرتے تھے آپ اپنی راتوں کے آرام کو قربان کرکے جب ہر طرف سناٹا ہوتا بندے اور خدا کے درمیان کوئی روک ڈالنے والا نہ ہوتا تو اس وقت اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتے ایسے لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں کیونکہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے قرب کیلئے یہ عبادت بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس طرح رات کو اٹھنا اپنے نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے برابر ہے بلکہ یہ شیطان کو کچلنے اور اپنے نفس پر قابو پانے کا ایسا زبردست حربہ ہے کہ اس کا مقابلہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔

فرمایا یہ وہ عبادت کے اعلیٰ معیار ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر حاصل کئے بلکہ آپ کی قوت قدسیہ میں صحابہ میں اور بعد میں اُمت میں راتوں کو اٹھنے والے پیدا ہوگئے اور اس بات کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے بھی دی ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے عبادتوں کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوگئے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی

بقیہ صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اختلافات کی دلدل سے باہر آیئے!

(1)

ان دنوں ملکی اخبارات میں پھر عورتوں کے مساجد میں نماز پڑھنے کے مسئلہ پر بحث چھڑی ہوئی ہے۔ ملاؤں کا بھی عجیب طریقہ ہے کہ وہ جس مسلک پر اڑ جاتے ہیں اس کو اسلام کی بنیادی تعلیم سمجھ کر اس کے خلاف کو کفر گردانتے ہیں۔ اس طرح خاموشی سے مسلمانوں کے درمیان ایک مسئلہ کے بیچ اختلاف کی شگاف پڑ جاتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وسیع ہوتی رہتی ہے اور دونوں خیالات کے ملاں اور ان کے پیروکار جاہل مسلمان اپنے اپنے مسئلہ پر اڑ کر پھر اختلافات کو اس قدر ہوا دے لیتے ہیں کہ بعض دفعہ سر پھٹول تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ شروع روز سے ہی فقہ میں علمی مسائل پر اختلافات موجود ہیں اور اس وقت ہی ان اختلافی مسائل کو بعض لوگوں نے شدت سے ہوا دی ہے لیکن اُن دنوں بھاری تعداد میں ایسے علماء کرام موجود تھے جو ان کو محض علمی اختلافات بلکہ ایسے اختلافات سمجھتے تھے جن سے مزید علم کے دروازے کھلتے ہیں لیکن اب تو بس ایک چھوٹے سے اختلاف کو پکڑ کر اسے اپنی دُکان چمکانے کا ایک ذریعہ بنالیا جاتا ہے فوراً ہی کفر اور اسلام کے اکھاڑے اپنے اپنے حامیان کی رونق سے بھرنے لگتے ہیں جن اکھاڑوں میں پھر ملاں تو کم ہی لڑتے ہیں لیکن معصوم مسلمان دنوں تک جہالت کی زور آزمائی کرتے رہتے ہیں۔

ایسا ہی ایک مسئلہ عورتوں کے مسجد میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا ہے اس مسئلہ میں ایک نیا پہلو اُبھر کر سامنے آیا ہے۔ مسلمان مرد تو دو حصوں میں بٹے ہی ہیں عورتیں بھی اس معاملہ میں کھل کر سامنے آگئی ہیں اور انہوں نے عورتوں کے مسجد میں آنے کی طرفداری کے ساتھ ساتھ عورتوں کو امامت کا حق ملنے کی بات بھی کہہ دی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ وقف بورڈ میں عورتوں کی درخواستیں بھی آنے لگیں گی کہ انہیں بھی امامت کی آسامی پر رکھا جائے بصورت دیگر وہ بھی ہڑتالیں کریں گی دھرنے دیں گی ریلیاں نکالیں گی۔

عورتیں مسجد میں نماز پڑھ سکتیں ہیں یا نہیں عورتیں باجماعت نماز کی امامت کر سکتی ہیں یا نہیں اس تعلق میں بجائے ایسے دلائل دینے کے جو مدمقابل کو مطمئن کر سکیں زیادہ زور صرف گٹ بازی پر اور اپنے گٹ کو جِتانے پر ہی ہو گیا ہے۔ کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ رہا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اگر اصل بات سمجھ میں آجائے تو ہر دو فریق کے سمجھدار عقلمند اور منصف مزاج لوگ ضرور اس بات کو مان جائیں گے۔

اس بات کی اصلیت بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس بات کا فیصلہ لیں کہ کیا مرد و عورت اپنے قویٰ اور صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے اعتبار سے برابر ہو سکتے ہیں اس کے جواب میں ہر ذی شعور عقلمند اور انصاف پسند ضرور گواہی دے گا کہ اس دنیا میں اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اعتبار سے مرد اور عورت ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ہیں عورت کی بعض ایسی ذمہ داریاں ہیں جن کے ادا کرنے کی خدا نے مردوں میں صلاحیت رکھی ہی نہیں۔ اس کے مقابل پر بعض اور ذمہ داریاں ایسی بھی ہیں جن کو ادا کرنے کیلئے عورتوں پر زور دینا یقیناً ان کے لئے نہ صرف تکلیف مالا یطاق ہوگا بلکہ ظلم ہوگا۔ بچے کی پیدائش کے لحاظ سے، اس کو اپنے پیٹ میں پالنے کے اعتبار سے، ماں کے پیٹ میں بچے کی تکوین و تعدیل اور غذائیت کے فراہم کرنے کے لحاظ سے اس پر عمل کر پانا صرف عورتوں کا ہی خاصہ ہے ایسا ہی لڑکیوں میں جوان ہوتے ہی ایسا عمل شروع ہو جاتا ہے جو پھر آگے جاری رہتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد ماں کی شدید کمزوری اور پھر اس کو دودھ پلانے کی ذمہ داری اور اس کی احسن پرورش کی ذمہ داریاں یہ سب ایسی ذمہ داریاں ہیں جس کے لئے خدائے قدوس نے مرد کی نسبت عورت کو زیادہ موزوں بنایا ہے۔ اور وہ اس کے لئے خود کو ایک محافظ و چوکس سنتری کی طرح ذمہ دار پاتی ہے لیکن اس کے مقابل پر بعض ایسی جسمانی مشقت کی ذمہ داریاں ہیں جو عورتیں سرانجام نہیں دے سکتیں۔ گھر سے باہر اگر خوفناک ماحول ہو تو عورت کی نسبت مرد اس کو بہتر رنگ میں دور کر سکتا ہے۔ ایسے ہی عورتیں فطرتی اعتبار سے بالعموم گھروں میں ہی رہنا پسند کرتی ہیں۔

یہ بات مانی جاسکتی ہے کہ گھر کے باہر کی بعض ڈیوٹیاں ایسی ہیں جو مرد و عورت دونوں مل کر ادا کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ اگر ایک مرد سکول میں تعلیم دے سکتا ہے تو عورت بھی دے سکتی ہے۔ مرد اگر ہسپتال میں خدمت انجام دے سکتا ہے تو عورت بھی یہ خدمت کر سکتی ہے۔ لیکن پھر ایسے گھروں میں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچوں کی صحیح اور احسن تربیت ہو نہیں پاتی۔ ماں باپ دونوں ڈیوٹی پر گھر سے باہر نکل جاتے ہیں اور بچے عدم تربیت اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف گھر سے باہر ڈیوٹی دینے والی ماں کی یہ ٹریجڈی ہے کہ اس کو باہر کی ڈیوٹی کے علاوہ گھر کے کام کی ذمہ داری بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح وہ بیچاری ذمہ داریوں کی دوہری مار تلے پس رہی ہوتی ہے اور اسے آزاد خیال اور آزاد دنیا کی عورت کہہ کہہ کر ذمہ داریوں کے بوجھ تلے پیسا جا رہا ہوتا ہے۔

اس لئے بہتر طریق تو یہی ہے کہ مرد اپنی جسمانی ساخت اور قویٰ کے اعتبار سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور عورت کو صرف گھر کے اندر کی ذمہ داریاں دی جائیں تا کہ وہ اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کر کے انہیں ملک اور قوم کیلئے مفید وجود بنا کر معاشرے کو پیش کر سکے۔

خیر یہ تو ضمنی بات تھی بات ہو رہی تھی کہ کیا عورتیں مسجد میں نماز ادا کر سکتی ہیں یا نہیں اگر گفتگو کے مندرجہ بالا پس منظر میں اس بات کو لیا جائے تو ہر ایک انصاف پسند یہ کہے گا کہ عورتوں کو مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ ہاں اس کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنے کو اس کی بعض جسمانی مجبوریوں اور مصروفیتوں کے باعث ہرگز ضروری قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہی فطری بات ہے اور اسی کی تعلیم ہمیں قرآن کریم نے دی ہے۔ اس درمیانی راستے کو نظر انداز کر کے بعض نے عورتوں کا مسجد میں نماز ادا کرنا نا صرف ضروری قرار دے دیا بلکہ اجازت نہ دینے کو ان کی حق تلفی قرار دے دیا ہے۔ اور بعض اس مسلک کے ہو گئے کہ عورت کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین کامل ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی روشنی میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسی تعلیمات دی ہیں جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ سے ثابت ہے کہ آپؐ کے مبارک دور میں صحابیات کو مساجد میں آکر نماز ادا کرنے کی اجازت تھی چنانچہ اس تعلق میں احادیث میں واضح طور پر درج ہے کہ صحابیات آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کیلئے نکلا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ نماز فجر کا ذکر بھی آتا ہے کہ صحابیات جب نماز پڑھ کر نکلا کرتی تھیں تو اُس وقت ابھی تاریکی ہوتی تھی اور وہ پردوں میں ہوتی تھیں۔ اور دیگر لوگ انہیں پہچان نہیں پاتے تھے۔ حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الفجر فتشهد معه نساء من المومنات متلفعات بمروطهن ثم يرجعن الى بيوتهن مايعرفهن احد من الغلس بظلمة الليل (بخاری مسلم)

اسی طرح ایک حدیث جو فقہ کی کتاب عین الہدایہ جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ میں درج ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد درج ہے کہ ”اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت روکو“۔

ان واضح ارشادات کے ساتھ ساتھ فقہ کی کتب میں ہی عورتوں کو مساجد سے روکنے کا بھی ذکر ملتا ہے اور ساتھ ہی مختلف جگہوں پر اس امتناع کی وجہ بھی ذکر کی گئی ہے۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ عورتوں کی جسمانی ساخت کے باعث ان کیلئے مستقل پانچ وقت مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھنے کو ضروری قرار نہیں دیا جاسکتا تھا اسی طرح مہینہ میں ایام ماہواری میں ان کیلئے نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے ایام ماہواری میں بار بار غسل کرنا اور وضو کرنا بعض وقت صحت کیلئے نقصان دہ ہو سکتا ہے اسی طرح بچے کی پیدائش کے عمل کے بعد بعض دفعہ عورت کی جسمانی بناوٹ ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ باہر نکلنا پسند نہیں کرتی اور پھر بچے کی پیدائش کے بعد چالیس یوم تک خون جاری ہونے اور کمزوری کی وجہ سے بھی نہانے اور وضو کرنے اور نماز پڑھنے میں دقت ہو سکتی تھی۔ لہٰذا ان مجبوریوں کی وجہ سے عورت کی بھلائی اور اس کے فائدے کی خاطر یہ اصول بنایا گیا کہ بیشک عورت نماز نہ پڑھے اور مسجد میں بھی نہ آئے علاوہ اس کے فتنہ و فساد کے موقعہ پر پیش آنے والے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی عورتوں کو مسجد میں آنے کی چھوٹ دی گئی ہے۔ انسانی معاشرے میں ہر وقت ایک جیسے حالات نہیں رہتے بعض دفعہ حالات کسی بھی وجہ سے فسادات کا رنگ لے لیتے ہیں ایسے مواقع پر عورتوں کو ان کی جسمانی و فطری کمزوری کی وجہ سے مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کیلئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

پس اس تعلق میں بلاوجہ واویلے مچانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اسلام میں عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے ہرگز روکا نہیں گیا۔ بلکہ عورتوں کی مجبوریوں کا خیال رکھتے ہوئے ان کو رخصت دی گئی ہے ورنہ جیسے کہ اوپر کی احادیث اور فقہ کے حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ عورت کو مسجد میں آنے اور عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔

(باقی آئندہ) (منیر احمد خادم)

نمایاں کامیابی پر تعلیمی وظیفہ

تعلیمی سال 05-2004 میں ذیل کی شرح سے دسویں اور بارھویں پاس کرنے والے وہ طلباء طالبات جو صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں اسی فیصدی نمبرات حاصل کر کے کامیابی حاصل کریں گے ان کو تعلیمی وظائف کا حقدار قرار دیا جائے گا۔ میٹرک اسی فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس کرنے والے طلباء کو مبلغ 200 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا جو 2400 روپے سالانہ ہوگا۔ بارھویں کلاس پاس کرنے والے طلباء جو 80 فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس ہوں گے ان کو ماہانہ 300 روپے اور سالانہ 3600 روپے وظیفہ ادا ہوگا۔ مذکورہ زمرہ میں شامل ہونے والے اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ذیل کے کوائف مکمل کر کے اپنی درخواست نظارت کو ارسال کریں۔ نئی کلاس میں داخل ہونے کا ثبوت متعلقہ سکول کالج کا سرٹیفکیٹ شامل کرنا ہوگا۔ جو طالب علم میٹرک یا بارھویں کے بعد اپنی تعلیم ترک کریں گے وہ اس وظیفہ کے حقدار نہ ہوں گے۔ جو امتحان پاس کیا ہے اس کا تصدیق شدہ مارک کارڈ شامل کرنا ہوگا۔ درخواست تعلیمی وظیفہ امیر جماعت / صدر جماعت احمدیہ کی معرفت آنی چاہئے۔

نوٹ:۔ آئندہ سے مڈل کے امتحان پاس کرنے والے طلباء کو اس زمرہ میں شامل نہ کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم قادیان)

خطبہ جمعہ

دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، جماعتی عہدیدار بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنے رویّوں میں ایک تبدیلی پیدا کریں۔ لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں۔ خلیفۂ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔

افراد جماعت بھی عہدیداران کے ساتھ ادب واحترام اور کامل اطاعت وفرمانبرداری کا تعلق قائم کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔

دعاؤں کے ساتھ ہر سطح پر اخلاص ووفا کے نمونے دکھاتے ہوئے اُس اسلامی تعلیم پر عمل کرتے چلے جائیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے۔

(عہدیداروں کے انتخاب اور عہدیداران اور افراد جماعت کے حقوق و فرائض سے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے گرانقدر نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 31/دسمبر 2004ء بمطابق 31/فتح 1383 ہجری شمسی بمقام بیت السلام۔ پیرس (فرانس)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾۔ (سورۃ النساء آیت :59)

یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت جماعت میں جاری فرمایا اور اس نظام خلافت کے گرد جماعت کا محلّہ کی سطح یا کسی چھوٹی سے چھوٹی اکائی سے لے کر شہری اور ملکی سطح تک کا نظام گھومتا ہے۔ یعنی کسی چھوٹی سے چھوٹی جماعت کے صدر سے لے کر ملکی امیر تک کا بلاواسطہ یا بالواسطہ خلیفہ وقت سے رابطہ ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص انفرادی طور پر بھی رابطہ کر سکتا ہے۔ ہر فرد جماعت خلیفۂ وقت سے رابطہ رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی جماعتی عہدیدار سے کوئی شکوہ ہو یا شکایت ہو اور خلیفہ وقت تک پہنچانی ہو تو ہر ایک کے انفرادی رابطے کے باوجود اس کو یہ شکایت امیر کے ذریعے ہی پہنچانی چاہئے اور امیر ملک کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے اور اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو وضاحت کردے تا کہ مزید خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن شکایت کرنے والے کا بھی کام ہے کہ اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دے۔ تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض کم علم یا جن میں دنیا کی مادیت نے اپنا اثر ڈالا ہوتا ہے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جماعت کے وقار اور روایات کے خلاف ہوتی ہیں اس لئے ایسے کمزوروں یا کم علم رکھنے والوں کو سمجھانے کے لئے مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

عہدیداروں کا چناؤ آپ انتخاب کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ عموماً اسی طرح ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ بعض خاص حالات میں بعض جگہ نامزدگی کر دی جائے اور یہ جو نامزدگی ہے یہ بھی مرکز یا خلیفۂ وقت کی منظوری سے ہوتی ہے۔ تو بہرحال جب یہ انتخاب اکثریت کی خواہش کے مطابق ہو جاتا ہے تو پھر جس نے منتخب عہدیدار کو ووٹ نہیں بھی دیا اس کا بھی کام ہے کہ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ عہدیدار کے ساتھ رہے۔ پھر تمام جماعت اگر اس طرح رہے گی تو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بن کے رہے گی، بنیان مرصوص کی طرح بن کے رہے گی۔ یہ تمام باتیں میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ کہیں سے کوئی بغاوت کی بو آ رہی ہے یا کہیں کوئی مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔ یہ اس لئے بتا رہا ہوں کہ بعض دنیادار جیسا کہ میں نے کہا اپنی کم علمی یا بے وقوفی یا دنیاداری کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے ایسی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ نومبائعین کی اپنی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کو نظام جماعت کے بارے میں، عہدیداروں کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا جائے۔ کیونکہ نئے آنے والوں کے ذہنوں میں سوال اٹھتے رہتے ہیں۔

بہرحال الٰہی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں یہ نظام، نظام خلافت کے ساتھ قائم رہنا ہے اور اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ کوئی مخالف یا کوئی دشمن اب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں اپنے ذہنوں میں بعض باتیں تازہ رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً ان باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے۔ تا کہ جو پرانے احمدی ہیں ان کے ذہنوں میں بھی یہ باتیں تازہ رہیں اور اس کے ساتھ ہی نومبائعین بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور کبھی کسی کے ذہن میں کسی قسم کی بے چینی پیدا نہ ہو۔

سب سے پہلے تو ہم قرآن کریم سے رہنمائی لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا فرمایا ہے یا کیا فرماتا ہے کہ اپنے عہدیداروں کا چناؤ کس طرح کرو۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ عہدیدار چننے والوں کو فرمایا کہ عہدے اُن کو دو، اُن لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں۔ اس قابل ہوں کہ جس کام کے لئے انہیں منتخب کر رہے ہو وہ اس کو کر سکیں، وقت دے سکیں۔ یہ نہیں کہ چونکہ تمہارے تعلقات ہیں، اس لئے ضرور اس عہدے کے لئے اسی کو منتخب کرنا ہے یا ضرور اسی کو

اس عہدے کے لئے ووٹ دینا ہے۔اس میں ایک بہت بڑی ذمہ داری چناؤ کرنے والوں پر، منتخب کرنے والوں پر ڈالی گئی ہے۔اس لئے جو ووٹ دینے کے جماعتی قواعد کے تحت حقدار ہیں، ہر ممبر تو ووٹ نہیں دیتا۔ جو بھی ووٹ دینے کا حقدار ہے ان کو ہمیشہ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے کہ جو بہتر ہو اس کو ووٹ دے سکے۔

یہاں ضمناً یہ بھی بتادوں کہ بعض دفعہ بعض افراد پر کسی وجہ سے پابندی لگی ہوتی ہے کہ وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔اس لئے اس بارے میں ضد نہیں کرنی چاہئے کہ کیونکہ ہمارے نزدیک فلاں شخص ہی اس کام کے لئے موزوں تھا یا موزوں ہے اس لئے اسی کو ہم نے ووٹ دینا تھا اور اس کی اجازت دی جائے ورنہ ہم انتخاب میں شامل نہیں ہوتے۔ یہ غلط طریق ہے۔ اطاعت کا تقاضا یہ ہے اور نظام جماعت کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی فیصلہ ہو گیا ہے کہ کسی شخص کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے تو پھر اس بارے میں اصرار نہیں کرنا چاہئے۔

یہاں ضمناً یہ بتادوں، آپ لوگ پریشان ہو رہے ہوں گے۔ بعض لوگ دنیا میں بھی اندازے لگانے شروع کر دیتے ہیں کیونکہ یہ خطبہ فرانس میں دیا جا رہا ہے اس لئے شاید یہاں کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ تو واضح کر دوں کہ یہاں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مخلص جماعت ہے اور یورپ میں میرے علم کے مطابق یہ واحد جماعت ہے جس میں پاکستانی اور غیر پاکستانی کی نسبت شاید 40:60 کی ہوگی اور جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں دوسرے شامل ہو رہے ہیں بعید نہیں کہ چند سالوں میں پاکستانی تھوڑے رہ جائیں اور غیر پاکستانی اور دوسری قوموں کے لوگ زیادہ ہو جائیں۔ اور جو بھی اس وقت تک احمدی ہوئے ہیں۔ غیر ملکیوں میں سے (غیر ملکیوں سے مراد ہے کہ فرانس میں بھی دوسرے ملکوں کے لوگ احمدی ہوئے ہیں) یہ لوگ صرف نام کے احمدی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح نظام جماعت کا حصہ ہیں اور

جلسہ سالانہ پر بھی بڑی ذمہ داری کے ساتھ بڑے شوق کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں۔ جماعتی ترقی کے لئے انتہائی جذبات رکھنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور اخلاص میں اور بھی بڑھاتا چلا جائے۔ تو بہر حال میں یہ بتا رہا تھا کہ فرانس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ کسی اور مغربی ملک کے ایک شہر میں ایسے بعض سوال اٹھے تھے۔ اور ترقی کرنے والی قومیں کیونکہ اپنی کمزوریوں سے آنکھیں بند نہیں کر لیا کرتیں اس لئے میں نے آج اس مضمون کو لیا ہے تا کہ کمزوروں کی اصلاح بھی ہو جائے اور نو مبائعین کی تربیت بھی ہو جائے اور ساتھ ہی ان کمزور لوگوں کے لئے جماعت کے لوگ دعا بھی کر سکیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں میں مضبوطی عطا فرمائے۔ تو بہر حال میں یہ بتا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت پر جن کو حسب قواعد چناؤ کا انتخابات میں حق دیا گیا ہے یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ سوچ سمجھ کر اہل کو منتخب کرو۔

اور یہ بھی ذہن میں رہے، منتخب کرنے والوں کے اور جو منتخب ہو رہے ہیں ان کے بھی، بعض دفعہ لمبا عرصہ کرکے بعض ذہنوں میں باتیں آجاتی ہیں کہ کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے، کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اس لئے جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل ہو تو اللہ تعالیٰ خود ہی خدمت کا موقع دے دیتا ہے۔ خود کبھی خواہش نہیں کرنی۔ اس لئے اشارۃً بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے عہدیدار بناؤ۔ نہ کسی کے دوست یا عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی شخص کے حق میں ہلکا سا بھی اشارۃً یا کنایۃً اظہار کرے کہ اس کو ووٹ دیا جائے۔ اگر نظام جماعت کو پتہ چل جاتا ہے تو پھر جس کے حق میں پہلے پراپیگنڈہ کیا گیا ہے اس کو بھی اور جو پراپیگنڈہ کرنے والا ہے یا جس نے کوئی بات کسی کے لئے بھی ہو انتخابات سے پہلے، اس کو بھی انتخابات میں شامل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اس حق سے محروم کیا جا سکتا ہے اور کر بھی دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ جو جماعت کے انتخاب ہیں ان کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے خدمت گزاروں کی ٹیم چننے والا تصور کرکے انتخاب کرنا چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کا نام میرے مقابلے کے لئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے نصیحت کی ہے یہ ایسی نصیحت ہے کہ تم دونوں، ووٹ دے کر منتخب کرنے والا اور عہدیدار دونوں، کے لئے بڑی اعلیٰ نصیحت ہے کہ ووٹ دینے والا سوچ سمجھ کر ووٹ دے اور جو شخص منتخب ہو جائے وہ بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کرنے۔ اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا افراد جماعت کو بھی اور عہدیداران کو بھی یہ توجہ دلائی ہے کہ اس کے بعد بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔ اور کبھی کوئی مشکل نہ آئے۔ کبھی کوئی ابتلاء نہ آئے جو عہدیدار اور افراد جماعت کے لئے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ یہ عہدیدار جو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے انتظامات فرمائے کہ اسے بدل دے تا کہ کبھی نظام جماعت پر کوئی حرف نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح دونوں مل کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت سے کی گئی دعاؤں کو سنے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے لئے اور دین کی خدمت کرنے والوں پر بڑی گہری نظر ہوتی ہے۔ وہ بڑی گہری نظر رکھتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے، وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ اس درد کی وجہ سے جو تمہارے دل میں ہے ہمیشہ بہتری کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور ہمیشہ تمہیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کی ٹھوکر سے بچائے۔

اب میں ذرا وضاحت سے عہدیداران کا احباب جماعت سے کس قسم کا رویہ یا سلوک ہونا چاہئے اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔ اور پھر احباب جماعت، افراد جماعت عہدیداروں سے کیسا رویہ رکھیں۔

عہدیداروں کو تو ایک اصولی ہدایت قرآن نے دے دی ہے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے ہیں۔ اگر کوئی غور کرے اور سوچے کہ انصاف کے کیا کیا تقاضے ہیں تو اس کے بعد کچھ بات رہ نہیں جاتی۔ لیکن ہر کوئی اس طرح گہری نظر سے سوچتا نہیں۔ اس طرح سوچا جائے جس طرح ایک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا سوچتا ہے تو پھر تو اس کی یہ سوچ کر ہی روح فنا ہو جاتی ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ لیکن نصیحت کیونکہ فائدہ دیتی ہے جیسا کہ میں نے کہا باتوں سے اور جگالی کرتے رہنے سے یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ بعض باتوں کی وضاحت ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ مزید ذرا وضاحت کھول کر کر دی جائے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عہدیدار اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ حکم فرمایا ہے کہ ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران:135) یعنی غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں۔ تو اس کے سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی جماعت میں جو پوزیشن ہے جو ان کا نمونہ جماعت کے سامنے ہونا چاہئے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کبھی غصے کا اظہار کرنے کی ضرورت پیش بھی آ جائے تو علیحدگی میں جس کی اصلاح کرنی مقصود ہو، جس کا سمجھانا مقصود ہو اس کو سمجھا دینا چاہئے۔ تمام لوگوں کے سامنے کسی کی عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہئے اور ہر وقت چڑچڑے پن کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ یا کسی بھی قسم کے تکبر کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اصلاح کبھی چڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ مستقل مزاجی سے درد رکھتے ہوئے اور دعا کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جانے سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ اور ایک آدھ دفعہ کی جو غلطی ہے، اگر کوئی عادی نہیں ہے تو اصلاح کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ عفو سے کام لیا جائے۔ معاف کر دیا جائے، درگزر کر دیا جائے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

اس لئے یہاں بھی (مراد فرانس میں) اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، جماعتی عہدیدار بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنے رویوں میں ایک تبدیلی پیدا کریں۔ لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں۔ خاص طور پر بعض جگہ لجنہ کی طرف سے شکایات زیادہ ہوتی ہیں اور ان میں بھی خاص طور پر بچیوں یا نوجوان بچیوں اور نئے آنے والیوں جنہوں نے نظام کو پوری طرح سمجھا نہیں ہوتا، ان کے لئے تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے ان کے لئے بہت خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ تربیت کرنے کی جیسی آپ چھاپ لگا دیں گے بچوں پر بھی اور نئے آنے والوں پر بھی۔ آئندہ نمونہ بھی ویسے ہی نکلیں گے، آئندہ عہدیدار بھی ویسے ہی بنیں گے۔ تو خلاصہ یہ کہ غصے کو دبانا ہے اور عفو سے کام لینا ہے درگزر سے کام لینا ہے۔ لیکن یہ نرمی بھی اس حد تک نہ ہو کہ جماعت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں بہر حال اصلاح کی کوشش بھی کرنی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جو عادی نہیں ہیں ان کو تو معاف کر کے بھی اصلاح ہو سکتی ہے لیکن اگر جماعت میں فتنے کا خطرہ ہو تو پھر معافی کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ ہے کہ اگر ایسی بات ہو تو نہ صرف مقامی طور پر اس کی اصلاح کرنی ہے بلکہ اس کی مرکز کو بھی اصلاح کرنی چاہئے۔ لیکن سختی ایسی نہ ہو، جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ جن کی اصلاح نرمی سے ہو سکتی ہے کہ وہ نوجوان اور نئے آنے والے دین سے ہی متنفر ہو جائیں۔

پھر عہدیداروں میں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر اپنے خلاف ہی شکایت ہو تو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ سچی بات کہنے سننے کرنے کی عادت ڈالیں۔ چاہے جتنا بھی کوئی عزیز یا قریبی دوست ہو اگر اس کی صحیح شکایت پہنچتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اگر یہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ معذرت کر دیں کہ فلاں وجہ سے مَیں اس کام سے معذرت چاہتا ہوں۔ کیونکہ کسی ایک شخص کا کسی خدمت سے محروم ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ پوری جماعت میں یا جماعت کے ایک حصے میں بے چینی پیدا کی جائے۔ یاد رکھیں جو عہدہ بھی ملا ہے چاہے وہ جماعتی عہدہ ہو یا ذیلی تنظیموں کا عہدہ ہو اس کو ایک فضل الٰہی سمجھیں۔ پہلے بھی بتا آیا ہوں اس کو اپنا حق نہ سمجھیں۔ یہ خدمت کا موقع ملا ہے تو حکم یہی ہے کہ جو لیڈر بنایا گیا ہے وہ قوم کا خادم بن کر خدمت کرے۔ صرف منہ سے کہنے کی حد تک نہیں۔ چار آدمی کھڑے ہوں تو کہہ دیا جی میں تو خادم ہوں بلکہ عملاً ہر بات سے ہر فعل سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ واقعی خدمت کرنے والے ہیں اور اگر اس نظریے سے بات نہیں کہہ رہے تو یقیناً پوچھے جائیں گے۔ جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کو پوری طرح ادا نہ کرنے کی وجہ سے یقیناً جواب طلبی ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔ اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

اب دیکھیں اس انذار کے بعد کون ہے جو بڑھ بڑھ کر اختیارات کو حاصل کرنے کی خواہش کرے یا عہدے کو حاصل کرنے کی خواہش کرے۔ یہ تو ایسا خوف کا مقام ہے کہ اگر صحیح فہم اور ادراک ہو تو انسان ایک کونے میں لگ کے بیٹھ جائے۔ پس عہدیدار اس فضل الٰہی کی قدر کریں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا غضب لینے کی بجائے اس کی محبت حاصل کرنے والے بنیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

پس سب کو چاہئے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے وہ طریقے اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے بتائے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ عمروؓ بن مرہ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ)

پس لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کریں، اپنے بھائیوں سے، بہنوں سے اس لئے پیار اور محبت کا سلوک کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اس کا محبوب بننا ہے۔ اور یاد رکھیں امراء بھی، صدران بھی اور عہدیداران بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران بھی کہ وہ خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ انتظامی نظام کا ایک حصہ ہیں اور اس لحاظ سے خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ اس لئے ان کی سوچ اپنے کاموں کو اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے اسی طرح چلنی چاہئے جس طرح خلیفۂ وقت کی۔ اور انہیں ہدایات پر عمل ہونا چاہئے جو مرکزی طور پر دی جاتی ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو پھر اپنے عہدے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ جو اس کے انصاف کے تقاضے ہیں وہ پورے نہیں کر رہے۔

پھر عہدے کی خواہش کرنا ہے پہلے بھی مَیں نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو جماعت میں بڑی معیوب سمجھی جاتی ہے اور ہر اس شخص کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے جو اس بارے میں کوشش کرتا ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن! تو امارت اور حکومت نہ مانگ۔ اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارے میں تیری مدد کی جائے گی'۔ یعنی خواہش نہ ہو اور پھر عہدہ مل جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے اور اپنے بندے کی مدد کرتا ہے۔ 'اور اگر تیرے مانگنے پر تجھے یہ عہدہ دیا گیا ہے تو تُو پھر اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوگا'۔ ذرا سی بھی غلطی ہوگی تو پکڑ بہت زیادہ ہوگی۔ 'اور جب تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق قسم کھائے اور پھر اس قسم سے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر دے'۔ (بخاری کتاب الاحکام)۔ یہی ہے کہ عہدیداران کو بھی بعض دفعہ قسم تو نہیں کھاتے لیکن بعض ضدیں ہوتی ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں ہونا چاہئے تو اگر جماعت کے مفاد میں ہو تو پھر تمہاری ضدیں یا تمہاری قسمیں زیادہ اہم نہیں ہیں۔ ان کو ختم کرو۔ یہ جماعت کے مفاد میں حائل نہیں ہونی چاہئیں بلکہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اس طرح کام ہونا چاہئے جس طرح جماعت کے حق میں بہترین ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔ اور اچھی خبر ہی دیا کرو اور لوگوں کو بدکایا نہ کرو۔ (صحیح البخاری کتاب العلم۔ باب ما کان النبیؐ یتخولھم بالموعظۃ والعلم کی لا ینفروا)

تو اصولی قواعد بھی اس لئے ہیں کہ صحیح سمت میں چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کے لئے بہتری اور آسانی پیدا کی جائے۔ تمہاری ضدیں، تمہاری قسمیں، تمہاری انائیں کبھی بھی کسی بات میں حائل نہ ہوں جس سے لوگ تنگ ہوں۔ اگر کوئی قاعدہ بن بھی گیا ہے یا کوئی فیصلہ ہو بھی گیا ہے اگر اس سے لوگ تنگ ہو رہے ہیں تو بدلا جا سکتا ہے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ لوگ ہمیشہ تمہارے پاس خوشی کی خبروں اور محبت اور پیار کے پیغاموں کے لئے اکٹھے ہوا کریں۔ نہ کہ تنگ ہونے کے لئے دور بھاگتے چلے جائیں۔

پھر دنیا میں ہر جگہ جماعتی عہدیداروں کی ایک یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مبلغین یا جتنے واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، حسب گنجائش اور توفیق ان کے لئے سہولتیں مہیا کرنا، یہ جماعت کا اور عہدیداران کا کام ہے تاکہ ان کے کام میں یکسوئی رہے۔ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے کر سکیں۔ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے فرائض کی ادائیگی کر سکیں۔ اگر مربیان کو عزت کا مقام نہیں دیں گے تو آئندہ نسلوں میں پھر آپ کو واقفین زندگی اور مربیان تلاش کرنے بھی مشکل ہو جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ واقفین نو کی تحریک کے تحت بہت سے واقفین نو بچے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دُعا یکے از ارا کین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

وقف کے میدان میں آ رہے ہیں۔ لیکن جتنا جائزہ مَیں نے لیا ہے میرے خیال میں جتنے مبلغین کی ضرورت ہے اتنے اس میدان میں نہیں آ رہے دوسری فیلڈز (Fields) میں جا رہے ہیں۔ بہر حال جب مربی کو مقام دیا جائے گا، گھروں میں ان کا نام عزت واحترام سے لیا جائے گا، ان کی خدمات کو سراہا جائے گا تو یقیناً ان ذکروں سے گھر میں بچوں میں بھی شوق پیدا ہوگا کہ ہم وقف کر کے مربی بنیں۔ تو اس لحاظ سے بھی عہدیداران کو خیال کرنا چاہئے۔ چھوٹے موٹے اختلافات کو ایشو (Issue) نہیں بنا لینا چاہئے جس سے دونوں طرف بے چینی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

لیکن واقفین زندگی اور مربیان سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی راہ میں قربانی کا جو آپ نے عہد کیا ہے اور پھر اس کو نیک نیتی سے خدا کی خاطر نبھا رہے ہیں تو دنیا کے لوگوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔ چاہے اپنوں کے چرکے ہوں یا غیروں کے چرکے ہوں جو بھی لگتے ہیں ان پر خدا کے آگے جھکیں۔ آپ جماعتی نظام میں

تعلیم وتربیت کے لئے، دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے، خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خلیفہ وقت نے بہت سی ایسی باتوں پر آپ پر انحصار کیا ہوتا ہے جن پر بعض فیصلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر دنیاوی اونچ نیچ کو دل سے نکال دیں اور یکسوئی سے وہ کام سر انجام دیں جو آپ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر یہ چرکے برداشت کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کی سہولت کیلئے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ذہنی کوفت کو دور کرنے کے لئے سامان بھی فرماتا رہے گا۔ مربیان کے گھروں میں بھی عہدیداروں کے رویوں کے متعلق بچوں کے سامنے کبھی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اپنی بیویوں کو بھی سمجھائیں کہ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف زندگی کی طرح ہی ہوتی ہے یا ہونی چاہئے یا یہ سوچ رکھنی چاہئے۔ اس لئے ہر بات صبر اور حوصلے سے برداشت کرنی ہے۔ اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑانا ہے، اس کے حضور جھکنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔

اب عہدیداروں کو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پر پھیلائیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے۔ اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ ان کا خیال رکھیں۔ ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم محفوظ پروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ بعض عہدیدار مَیں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتر میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ملتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ پر عمل کرنا چاہئے جس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے مَیں نے اسلام قبول کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاقات سے منع نہیں فرمایا اور جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الأدب باب التبسم والضحک)۔ تو کوئی پابندی نہیں تھی جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے۔

بعض عہدیداروں کے متعلق شکوہ ہے کہ لوگ کسی کام کے لئے عہدیداروں کے پاس اپنے کام کا حرج کر کے جاتے ہیں تو بعض عہدیدار امراء، بعض دفعہ مہینہ مہینہ نہیں ملتے۔ ہو سکتا ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو کیونکہ شکایت کرنے والے بعض دفعہ مبالغہ بھی کر جاتے ہیں لیکن دنوں بھی کسی سے کیوں چکر لگوائے جائیں۔ اس لئے امراء کو چاہئے کہ وقت مقرر کریں کہ اس وقت دفتر ضرور حاضر ہوں گے اور پھر اس وقت میں لوگوں کی ضروریات پوری کریں۔ بعض امراء یہ کرتے ہیں کہ اپنے نمائندے بٹھا دیتے ہیں اور ان نمائندوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ فلاں فیصلہ بھی کرنا ہے۔ اب اگر اس فیصلے کے لئے جانا پڑے تو پھر ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ امراء خود جائیں یا پھر اپنے نمائندے کو پورے اختیار دیں کہ جو تم نے کرنا ہے کرو۔

سیاہ وسفید کے مالک ہو۔ پھر امیر بننے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر تو اسی کو امیر بنا دینا چاہئے۔ پھر مسکراتے ہوئے اور خوش دلی سے ملیں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص کا معیار بڑا اونچا ہے۔ ہر احمدی، اگر امیر مسکرا کر ملتا ہے تو اس کی مسکراہٹ پر ہی خوش ہو جاتا ہے، چاہے کام ہو یا نہ ہو۔

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)۔ تو مسکرا کر ملنا اور بھائی کے جذبات کا خیال رکھنا بھی نیکی ہے۔ تو نیکیوں کا پلڑا تو جتنا بھی بھاری کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اس لئے عہدیداران کو، امراء کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

اب مَیں افراد جماعت کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا نظام جماعت میں کیا کردار ہونا چاہئے۔ پہلی بات یاد رکھیں کہ جتنے زیادہ افراد جماعت کے معیار اعلیٰ ہوں گے اتنے زیادہ عہدیداران کے معیار بھی اعلیٰ ہوں گے۔ پس ہر کوئی اپنے آپ کو دیکھے اور ان معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کرے اور اپنے فرائض یعنی ایک فرد جماعت کے عہدیدار کے لئے کہ اطاعت کرنی ہے اس کے بھی اعلیٰ نمونے دکھائیں۔ یہ نمونے جب آپ دکھا رہے ہوں گے تو اپنی نسلوں کو بھی بچا رہے ہوں گے۔ انہی نمونوں کو دیکھتے ہوئے آپ کی اگلی نسل نے بھی چلنا ہے اور انہیں نمونوں پر جو نسلیں قائم ہوں گی وہ آئندہ جب عہدیدار بنیں گی تو وہ وہی نمونے دکھا رہی ہوں گی جو اعلیٰ اخلاق کے نمونے ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارة۔ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة)۔ امیر کی اور نظام جماعت کی اطاعت کے بارے میں یہ حکم ہے۔ لوگ تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم خلیفہ کی اطاعت سے باہر نہیں ہیں، مکمل طور پر اطاعت میں ہیں، ہر حکم ماننے کو تیار ہیں۔ لیکن فلاں عہدیدار یا فلاں امیر میں فلاں فلاں نقص ہے اس کی اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے۔ اور تب ہی اللہ کے رسول کی اور اللہ کی اطاعت ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارة) فرمایا کہ جو حالات بھی ہوں تمہاری حق تلفی بھی ہو رہی ہو، تمہارے سے زیادتی بھی ہو رہی ہو تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی ہو اور دوسرے کے ساتھ بہتر سلوک ہو رہا ہو، تب بھی تم نے کہنا ماننا ہے۔ سامنے لڑائی جھگڑے کے لئے کھڑے نہیں ہو جانا۔ کسی بات سے انکار نہیں کر دینا۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ اطاعت کرو۔ یہ بہر حال نظام جماعت میں بھی حق ہے کہ اگر کوئی غلط بات دیکھیں تو خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیں اور پھر خاموش ہو جائیں، پیچھے نہیں پڑ جانا کہ کیا ہوا، کیا نہیں ہوا۔ اطلاع کر دی، بس ٹھیک ہے۔

حضرت عبادہؓ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی، ہر حال میں آپؐ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحب اقتدار ہیں، مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آ جائے کہ حکام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء)۔ تو مطلب یہی ہے کہ اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ حق بات کہنی

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہے۔سوائے شریعت کے واضح حکم کی کوئی خلاف ورزی کر رہا ہو تو پھر اطاعت نہ کریں جس طرح حکومت پاکستان نے احمدیوں پر پابندی لگادی ہے کہ نمازیں نہیں پڑھنیں۔تو یہ تو ہمارا ایک حق ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرنا۔اور شریعت کے قانون پہ تو کوئی قانون بالا نہیں ہے اس لئے احمدی نمازیں پڑھتا ہے۔اس کے علاوہ ہر ملکی قانون کی ہر طرح پابندی کی جاتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے،' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو'۔ یہ جو دو الفاظ ہیں ان کو اپنا شعار بناؤ، یہی تمہارا طریق ہونا چاہئے۔' خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے'۔ کسی کو حقیر اور کمزور سمجھتے ہو اگر وہ بھی تمہارا امام ہے تو اطاعت کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصية)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنے امیر میں کوئی بظاہر ناگوار یا کوئی بری بات دیکھے تو وہ صبر کرے اور کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة الى الكفر)۔تو صبر سے مراد یہ ہے کہ امیر کی بری بات دیکھ کے یہ نہیں کہ پورے نظام کے خلاف ہو جاؤ۔نظام سے وابستہ رہو اور وہ بات آگے پہنچا دو اور اس کے بعد صبر کرو۔جماعت سے تعلق نہیں ٹوٹنا چاہئے۔اگر تمہارا جماعت سے تعلق ٹوٹتا ہے تو یہ جہالت کی موت ہے۔تو جن لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہم ایک طرف ہو گئے نمازوں اور جمعوں پہ بھی بعض نے آنا چھوڑ دیا تو فرمایا کہ یہ ایسی حرکتیں ہیں، یہ جہالت کی حرکتیں ہیں۔اکا دکا کوئی واقعات ہوتے ہیں۔اللہ کے فضل سے عموماً ایسا جماعت میں نہیں ہوتا۔یہ جہالت کی حرکتیں جو ہیں ان سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔تمہارا کام یہ ہے کہ صبر کرو اور دعا کرو۔جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری یہ نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کو قبول میں کروں گا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت عوفؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں۔تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسے سرداروں کو ان سے جنگ کر کے ہٹا کیوں نہ دیں۔آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں اس وقت تک کوئی ایسی بات نہیں کرنی۔(صحیح مسلم کتاب الامارة باب وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع)۔یعنی دینی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتے۔تو آنحضرتؐ نے یہ حکم واضح طور پر دے دیا کہ اگر کوئی اس قسم کے بھی لوگ ہوں جو اتنا تنگ کر دیں کہ ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے لگ جاؤ تب بھی ان سے بغاوت نہیں کرنی۔اللہ نہ کرے کہ کبھی جماعت کی یہ صورتحال ہو۔لیکن یہ ایک انتہائی مثال ہے ایسی صورتحال ہو بھی جائے جیسا کہ بتایا گیا ہے تب بھی تم نے فرمانبرداری دکھانی ہے۔دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جماعت اور نظام جماعت کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اگر افراد جماعت بھی اور عہدیدار بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، جماعتی وقار کی خاطر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنے خاص فضلوں کی بارش برساتا رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

پس آج یہ ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا کی عظمت اور جلال کو قائم کرے اور اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے پیار و محبت شفقت اور فرمانبرداری کے نمونے دکھائے۔تاکہ اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں جگہ پائے۔اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔آمین

جماعت کی جب ترقی ہوتی ہے تو حاسدوں کے حسد بھی بڑھ جاتے ہیں۔وہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ مختلف حیلوں، بہانوں سے جماعت میں بے چینی پیدا ہو، ہمدرد بن کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔حالانکہ یہ لوگ مخالفین کے آلہ کار بنے ہوئے ہوتے ہیں۔بعض دفعہ کسی عہدیدار کے متعلق کوئی بات کر کے بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض دفعہ فرد جماعت کے دل میں کسی عہدیدار کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔بعض دفعہ مرکزی عہدیداران کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور بعض دفعہ مجھے ایسے خط لکھ دیں گے اور عموماً ایسے خط بغیر نام اور پتے کے ہوتے ہیں کہ گویا جماعت میں اخلاص و وفا کے نمونے نہیں رہے، نعوذ باللہ تمام عہدیدار بھی اور اکثریت جماعت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دور ہٹ گئی ہے۔یہ سب ان کے دلوں کی خواہش ہوتی ہے۔ایک صاحب نے مجھے لکھا اور ایسا بھیانک نقشہ کھینچا کہ گویا اب جماعت نام کی رہ گئی ہے، عمل ختم ہو گئے ہیں، کوئی چیز باقی نہیں رہی، اخلاص ختم ہو گیا ہے۔اور پھر لکھتے ہیں اور آپ ہی اس کا جواب بھی دے دیا کہ مجھے پتہ ہے آپ یہی جواب دیں گے جو حضرت علیؓ نے دیا تھا کہ پہلے خلفاء کے ماننے والے میرے جیسے لوگ تھے اور مجھے ماننے والے تم جیسے لوگ ہو۔لیکن سن لیں میرا جواب یہ نہیں ہے۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔میرا جواب یہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لاکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جو حضرت علیؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنا جانتے ہیں۔نظام جماعت اور نظام خلافت کے لئے قربانیاں کرنا جانتے ہیں۔یہ خوف دلانا ہے تو کسی دنیا دار کو دلاؤ۔مَیں تو روزانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا ہوں۔لوگوں کے اخلاص و وفا کے نظارے دیکھتا ہوں۔مجھے تو یہ باتیں ڈرانے والی نہیں۔اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے ہیں وہ انہیں پورا ہوتا ہمیں دکھا بھی رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا بھی رہے گا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری نسلوں کو بھی دکھاتا رہے۔

جماعت کو مَیں یہ کہتا ہوں کہ دعاؤں کے ساتھ ہر سطح پر اخلاص و وفا کے نمونے دکھاتے ہوئے اس اسلامی تعلیم پر عمل کرتے چلے جائیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی ہے۔عاجزی اور وفا دکھاتے ہوئے اگر آپ چلتے رہیں گے تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق جماعت سے چمٹے رہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔اُن لوگوں کو خطرہ ہے جو ٹھوکر کھا کر شیطان کے بہکاوے میں آ کر جماعت کو چھوڑ دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یا جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں۔اُن کی دنیا و آخرت دونوں سنوری ہوئی ہیں اور انشاء اللہ سنوری رہیں گی۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔آپؑ اپنی جماعت سے کیا امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے مطابق سب کو چلنے کی توفیق دے۔

فرمایا کہ:" میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ.......... تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔اور نیک دل، اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو"۔

پھر فرمایا کہ:" اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ"۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"۔(تبليغ رسالت جلد ہفتم)

تو یہ جو مجھے نصیحتیں کرنے والے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ وہ جماعت میں نہیں رہ سکتے۔جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ جماعت کے ساتھ چمٹا رہ کر نظام جماعت کی اطاعت کر کے دوسروں کے حقوق کا خیال رکھ کر ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔اللہ سب کو توفیق دے۔آمین

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ فرانس اور سپین

فرانس کے صدر، وزیر اعظم اور متعدد اہم شخصیتوں کے پیغامات

معاشرہ میں پھیلے ہوئے فتنہ وفساد کی اصلاح کیلئے آج اگر کوئی حل ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے

ہر وقت ہر احمدی کو اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے اصلاح معاشرہ کے نمونے دکھانے چاہئیں

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

(تیسری قسط)

28/دسمبر 2004ء بروز منگل:

حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ فرانس اور جلسہ سالانہ قادیان کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق آج حضور انور کا جلسہ سالانہ فرانس اور جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اختتامی خطاب تھا جو MTA کے ذریعہ LIVE نشر ہوا۔

حضور انور گیارہ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو احباب جماعت نے پرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

مقامی میئر کا خطاب

پروگرام کے باقاعدہ آغاز سے قبل علاقہ Saint Prix کے میئر JEAN -PIERRE ENJALBERIT نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے تو میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ آپ میں سے کچھ لوگ تو کافی دنوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور بعض آج کے پروگرام میں شمولیت کے لئے آئے ہیں۔ آپ کا انتظام ہر لحاظ سے اچھا ہے کہ ہر چیز امن وسکون کے ساتھ ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اسلام کا جو چہرہ دوسرے مسلمان پیش کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسلام کا اصل چہرہ تو یہ جماعت احمدیہ ہے جو اسلام کا پُر امن اور خوبصورت رُخ دکھا رہی ہے۔

یہ میئر پہلے جماعت کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے چند سال قبل جماعت کا موجودہ مشن یہ الزام لگا کر سیل (Seal) کروادیا تھا کہ اس مشن ہاؤس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر دیکھیں کہ آج یہی میئر صاحب اسی مشن ہاؤس میں آ کر جس کو انہوں نے سیل کیا تھا جماعت کی تعریف میں رطب اللسان ہیں کہ اگر کوئی امن پسند جماعت ہے تو یہی ہے اور یہی جماعت اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھا رہی ہے۔

یہ میئر صاحب صرف پانچ منٹ کے لئے آئے تھے، اپنے مختصر خطاب کے بعد جب حضور انور کا پُر معارف خطاب سننے بیٹھے تو پھر اُٹھ نہ سکے اور پورا خطاب سنا۔ بعد میں بھی آدھ گھنٹہ VIP مارکی میں بیٹھے رہے اور انتہائی متاثر ہو کر اور یہ کہہ کر واپس گئے کہ جو بھی آپ کا کام ہو مجھے بتائیں۔ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

سرکردہ اہم شخصیات کی طرف سے جلسہ کے لئے خصوصی پیغامات

اس کے بعد مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس نے صدر صاحب مملکت فرانس اور دیگر سرکردہ حکام کی طرف سے آنے والے جلسہ کی مناسبت سے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ درج ذیل احباب نے اپنے خطوط و پیغامات میں نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

1۔ صدر مملکت فرانس JACQUES CHIRAC
2۔ وزیر اعظم فرانس JEAN-PIERRE RAFFARIN
3۔ وزیر داخلہ DOMINIQUE DE VILLEAIN
4۔ وزیر خارجہ XAVIER DARCOS
5۔ وزیر محنت، افرادی قوت اور معاشرتی یکجہتی: JEAN-LOUIS AORLOO
6۔ وزیر دفاع XAVIER DE FURST
7۔ وزیر برائے ریٹائرڈ فوجی HAMALOUI MEKACHERA
8۔ وزیر صنعت PATRICK DEVEDJIAN
9۔ وزیر برائے بیرونی تجارت FRAMCOIS LOOS
10۔ مشیر برائے وزارت خارجہ NICOLAS GALEY
11۔ وزیر کلچر اینڈ کمیونیکیشن JERONF SEGUY
12۔ SAINT DENIS کے ڈپٹی میئر HERVE BRAMY
12۔ فرسٹ سیکرٹری سوشلسٹ پارٹی FRANLOIS HOLLANDE

جماعت احمدیہ فرانس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ جماعت کے جلسہ پر حکومت کے سرکردہ حکام نے اپنے خطوط کے ذریعہ اپنے خیالات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے اور وہ بھی بڑی تعداد میں۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ گزشتہ سالوں میں حکومتی محکموں میں جماعت کی کہیں بھی شنوائی نہیں تھی۔ لیکن اب اللہ کی تقدیر نے یہ انقلاب برپا کیا ہے۔

جماعت فرانس کا اور پھر سال 2004ء کا یہ آخری جلسہ سالانہ اپنے اندر بہت سے نشانات لئے ہوئے آیا اور جماعت کی کامیابی اور روحانی فتوحات کے نئے دروازے کھولتا ہوا اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ فرانس اور قادیان سے اختتامی خطاب

اس کے بعد اختتامی پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو اسرار الحق صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ بھی پڑھا۔ اس کے بعد موریطانیہ کے ایک احمدی نوجوان موسیٰ سمارے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام: 'ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے'، کے ابتدائی اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدۂ حضور انور نے حاضرین جلسہ فرانس وقادیان سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس خطاب کا خلاصہ بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

لجنہ اماء اللہ سے خطاب

اس کے بعد حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے خوش الحانی سے کورس کی شکل میں اردو اور فرنچ زبان میں پاکیزہ نظمیں پڑھیں اور اپنے پیارے امام کو خوش آمدید کہا۔ لجنہ نے نعرے بھی لگائے۔

حضور انور نے اس موقع پر لجنہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: میں نے آپ لوگوں میں علیحدہ کوئی تقریر تو نہیں کی لیکن جو باتیں جلسہ میں کی ہیں وہ عورتوں کے لئے بھی اُسی طرح اہم ہیں جس طرح مردوں کے لئے ہیں۔ عورتوں کے لئے بلکہ زیادہ اہم ہیں کیونکہ وہ اپنے گھر کی نگران ہوتی ہیں۔ اگر آپ لوگ صحیح اسلامی تعلیم کو اپنا لیں اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیں اور اپنے بچوں کو اپنے خاوندوں کو اس کے مطابق عمل کروانا شروع کر دیں تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس جلسے کے بعد ایک نئے عزم کے ساتھ جائیں اور جن کے خاوند نمازوں میں سُست ہیں ان کو نمازوں میں تیز کریں۔ جن کے بچے نمازوں میں ست ہوں ان کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ قرآن شریف کی گھروں میں تلاوت شروع کریں۔ نئی نسل آپ کی گودوں میں پل رہی ہے۔ اگر نئی نسل کی تربیت نہ ہوئی تو آپ پوچھی جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا جو نئی احمدی ہونے والی ہیں وہ یہ نہ دیکھیں کہ عہدیدار کیا کرتی ہیں اور پرانی احمدی خواتین کیا کرتی ہیں۔ یہ دیکھیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے اور ہم نے اس پر کیا عمل کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس درد کے ساتھ اپنے ماننے والوں کو اس تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ بعض شکایتیں ہوتی ہیں کہ فلاں عہدیدار نے یہ کام نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا آپ میں سے کسی نے بھی کسی عہدیدار کی بیعت نہیں کی ہوئی۔ خلیفہ وقت کی بیعت کی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہو جائیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والی بنیں۔ اس لئے ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ آپ نے اپنی اصلاح کرنی ہے اور ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ان اگلی نسلوں کی اصلاح کی ہے۔ اس کو بھی پورا کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

لجنہ سے اس مختصر خطاب کے بعد ایک بجے حضور انور واپس مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں سوئٹزرلینڈ سے جلسہ فرانس میں شامل ہونے والے چار سوئس (SWISS) دوستوں نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان میں سے تین دوست تو کچھ عرصہ قبل بیعت فارم پُر کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے لیکن ایک دوست ابھی زیر تبلیغ تھے لیکن بیعت کے لئے راضی نہ ہوتے تھے وہ جلسہ سالانہ کے بابرکت، روح پرور ماحول اور حضور انور کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے جلسہ کے دوران ہی بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثبات قدم عطا فرمائے۔

فرانس کے اس تیرھویں جلسہ سالانہ میں ملک میں موجود مختلف 38 اقوام کے آٹھ صد پندرہ احمدی احباب شامل ہوئے۔ سوئٹزرلینڈ کے علاوہ درج ذیل 12 ممالک سے بھی احباب ونمائندگان نے اس جلسہ میں شمولیت کی۔ انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، امریکہ، کینیڈا، اٹلی، ماریشس، پاکستان، ناروے، بینن، MARTINIQUE۔

2:30 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور انڈونیشیا، سری لنکا اور انڈیا میں آنے والے زلزلہ کے تعلق میں 'ہیومینٹی فرسٹ' کے چیئرمین کو ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے گردونواح کے علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد واپسی ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور فیملی ملاقاتیں کیں۔ فیملی ملاقاتیں قریباً 3:30 بجے تک جاری رہیں۔ فرانس کی چھ جماعتوں کی 55 فیملیز کے 250 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا، بلجیم، پاکستان۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے بعض احباب اور فیملیز شامل تھیں۔ ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ فرانس کی مختصر تاریخ

فرانس میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت

نے گزشتہ سالوں میں غیر معمولی ترقی کی ہے اور ہر میدان میں قدم آگے بڑھایا ہے۔ فرانس میں احمدیت کے نفوذ کی تاریخ اکتوبر 1924ء سے شروع ہوتی ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ چند مخلصین جماعت کے ساتھ فرانس تشریف لائے اور چند روز قیام فرمایا۔ حضور نے فرانس کے مذہبی حالات کا بھی جائزہ لیا اور پیرس میں تعمیر ہونے والی 'عالی شاہ' مسجد دیکھی اور اس کے محراب میں کھڑے ہوکر ایک لمبی دعا مانگی۔

پھر 1946ء میں دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم فرانس تشریف لائے اور پانچ سال تک فرانس میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مس ما گریٹ رومانی وہ پہلی تعلیم یافتہ خاتون تھیں جنہیں فرانس میں قبول اسلام کی توفیق ملی ان کا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے واپس جانے کے بعد 30 سال تک احمدیہ مشن کا کام بند رہا۔ 1973ء میں کچھ احمدی خاندان فرانس میں آکر آباد ہوئے۔ 13 رجنوری 1981ء کو فرانس میں باقاعدہ جماعت رجسٹر ہوئی۔

1985ء میں مشن ہاؤس کی موجودہ عمارت خریدی گئی۔ 13 /اکتوبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے احمدیہ مشن ہاؤس فرانس 'بیت السلام' کا افتتاح فرمایا۔

گزشتہ سال جماعت فرانس کو مشن ہاؤس سے ملحقہ ایک رہائشی عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ فرانس کی سرزمین کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہاں چار خلفائے مسیح موعودؑ کے مبارک قدم پڑے ہیں اور اس زمین نے بہت دعائیں لی ہیں اور برکتیں لوٹیں ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیرس کے علاوہ کئی دوسرے بڑے شہروں میں جماعت قائم ہو چکی ہے اور جماعت کا نظام بہت مضبوط، فعّال اور مستحکم ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

مسجدیں اور بھی بنائیں گے ہم

دین احمدؐ کا جوآج سالار ہے تیر ھاتھوں میں اس کے نہ تلوار ہے
ساتھ فوجوں کی کوئی نہ یلغار ہے ابن منصور کی ایک للکار ہے
ڈنکہ توحید کا اب بجائیں گے ہم
پرچم دین احمدؐ اڑائیں گے ہم

خوابِ ناصرؒ کی تعبیر بن جائیں گے زہر نفرت کی اکسیر بن جائیں گے
ہم محبت کی تنویر بن جائیں گے نئی اُندلس کی تقدیر بن جائیں گے
اپنا قبضہ دلوں پر جمائیں گے ہم
اھل اُندلس کو اپنا بنائیں گے ہم

قرطبہ ماضی کی داستاں بن چکا قصر غرناطہ عبرت نشاں بن چکا
رعبِ اشبیلیہ بھی دھواں بن چکا گویا مُردوں کا یہ اک جہاں بن چکا
اس پہ آنسو نہ ہرگز بہائیں گے ہم
نئے ارض و سما اب بنائیں گے ہم

بارسالونہ ہو یا کہ والنسیہ میڈرڈ کی زمیں ہو کہ اشبیلیہ
ارضِ جبرالٹر یا کہ ہو مالاگا گویا سارے کا سارا ہی ھسپانیہ
لاجرم کھوئی میراث پائیں گے ہم
اس کو پائے محمدؐ میں لائیں گے ہم

روشنی البشارت کی بڑھتی رہے اس کی بستی ہمیشہ ہی بستی رہے
اس پہ ہر صبح خوشیوں کی چڑھتی رہے اس پر رحمت خدا کی برستی رہے
نورِ ایماں کی شمعیں جلائیں گے ہم
مسجدیں ٠ اور بھی اب بنائیں گے ہم

حق کی لوگوں کو توفیقِ پہچاں ملے اس کے ہر باسی کو نورِ ایماں ملے
ہے یہ مقصد ہمارا فقط اے خدا تیری نصرت سے ہم کو یہ اِنْعَام ملے
تیری نصرت اگر پاتے جائیں گے ہم
عبدِ رحمٰن ہر جا دکھائیں گے ہم

.... مبارک احمد ظفر لندن ....

درخواست دُعا

مکرم فیاض احمد صاحب پڈر آف رشی نگر کشمیر اپنی اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی ودنیاوی ترقیات نیز بیٹے ارسلان احمد کی دینی ودنیاوی ترقیات خادم دین بننے اور والدین بھائی بہن و جماعت احمدیہ رشی نگر کی دینی ودنیاوی ترقیات اور صحت وسلامتی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں اعانت بدر ایک صد روپے۔ (فیاض احمد پڈر ساکن رشی نگر)

● میری والدہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش مرحوم چند یوم پہلے اچانک گر گئیں اور انہیں کافی چوٹیں آئی ہیں۔ والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شکیلہ خان آف امریکہ)

مکرم بشیر احمد صاحب طاہر سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان وفات پاگئے

افسوس! مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر سابق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ جامعہ احمدیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان بعمر 60 سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم مولوی صاحب کو ایک سال قبل پاؤں سن ہونے کی تکلیف شروع ہوئی جو باوجود علاج کے بڑھتی گئی اور آہستہ آہستہ دونوں ٹانگیں اور ہاتھوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا جس کا کافی علاج کیا گیا مگر فرق نہ پڑا چند دن سے سانس اکھڑ گیا تھا احمدیہ ہسپتال میں زیر علاج تھے اور دو روز قبل آپ کو لدھیانہ لے گئے اور ۵ فروری کو رات کو واپس قادیان لائے اور ۶ فروری بوقت ۱ بجے احمدیہ ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیه راجعون۔

آپ ایک ہندو خاندان میں پیدا ہوئے نوجوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی ۵۹ء میں جامعہ احمدیہ سے منسلک ہوئے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد جامعہ میں ہی تدریسی کاموں پر مامور ہوئے اور 38 سال کا طویل عرصہ یہ خدمات سرانجام دیں اس کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات اور ہندی ترجمہ قرآن مجید کی توفیق بھی ملی آپ نے اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم لطیف احمد خالد استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان یادگار چھوڑے ہیں جو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے اسی روز آپکی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی آف شاہجہانپور وفات پاگئیں

افسوس مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی آف شاہجہانپور حال قادیان چند سال کی علالت کے بعد 6 فروری کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک صالح خدمت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں قادیان سے خاص محبت تھی۔ سال میں کئی بار قادیان آیا کرتی تھیں لجنہ کے اجتماعات رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور جلسہ سالانہ قادیان گزارنے کا موقعہ ملتا تھا۔ شاہجہانپور میں چھ سال تک صدر لجنہ کے فرائض انجام دیتی رہیں اس کے علاوہ بڑے ذوق وشوق کے ساتھ لجنہ کے دوسرے کاموں میں حصہ لیتی رہیں۔ چھ سال سے مکمل ہجرت کرکے قادیان میں رہ رہی تھیں اپنے دونوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کی شادیاں قادیان میں ہی کیں موصوفہ کے دو پوتے دو ناتی اور ایک پوتی اللہ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہیں۔

دینوی لحاظ سے مرحومہ نے ڈبل ایم اے کیا آپ کی پیدائش بریلی میں 10 جنوری 1940 کو ہوئی سب خاندان والے اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں چند سال پہلے گر گئیں ہاتھ اور پیر کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا اور 65 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کے ہاں حاضر ہوگئیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی خواہش کے مطابق ہمیں نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

(محمد زاہد قریشی قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

عشق الٰہی اور عبادات کے قیام میں گذری ہے لیکن آج بعض عقل کے اندھے جو خود کو دانشور بھی کہلاتے ہیں تعصب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات طیبہ پر گھٹیا الزامات لگاتے ہیں چنانچہ انہیں دنوں ایسے ایک شخص کا مضمون اخبارات میں چھپا ہے جس نے اس عظیم وجود کے متعلق یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بلوغت کی عمر سے پہلے شادی کی تھی اور یہ کہ نعوذ باللہ چھوٹی لڑکیوں سے دل بہلانا آپ کا مشغلہ تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس گھناؤنے اور تعصب سے بھرے الزام کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات سے بھری زندگی کو پیش فرماتے ہوئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ بیان فرمائیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس ہونے کے باوجود بھی ان سے اجازت لے کر تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں خود آپ کی بیویاں بھی شامل ہو جایا کرتی تھیں۔ اور انہیں بیویوں کی گواہی ہے کہ آپ ساری ساری رات اس قدر نماز پڑھتے تھے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم ہو جاتا تھا فرمایا آپ کی زندگی کا لحہ لحہ عبادتوں سے سجا ہوتا تھا آپ نے صحابہ میں بھی عباد الرحمٰن پیدا کردئے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے خدام و لجنہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ایسے جاہل متعصبوں کے مضامین کے جوابات اخبارات میں شائع کروایا کریں فرمایا اسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی جہاں جہاں یہ اعتراضات ہوتے ہیں ذیلی تنظیموں کے انتظام کے تحت ان کے جوابات دئے جانے چاہئیں اور انفرادی طور پر بھی احباب کو ان کے جوابات دینے چاہئیں۔

اخبار بدر میں کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم

جانثاری اور فدائیت کے نمونے

(از۔مولانا حکیم محمد دین۔ناظم دارالقضا قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد جب خدا تعالیٰ نے نبوت کی ذمہ داری ڈالی تو آپؑ گھبرائے اور دعا کی واجعل لی وزیراً من اھلی یعنی آپ نے اپنی مخالفت کے ڈر سے وزیر کا مطالبہ کیا جو آپ کا بوجھ ہلکا کرے۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے ووضعنا عنک وزرك الذی انقض ظھرك آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی، جونہی آپ پر خدا کی وحی کا نزول ہوا اور آپ نے محسوس فرمایا کہ اتنا بڑا بوجھ ہے جو آج تک کسی اور نبی پر نہیں ڈالا گیا! آپ نے اپنی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اظہار فرمایا تو انہوں نے بے ساختہ کہا ''آپ گھبرائیں نہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔'' چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔جو اسرائیلی علوم کے عالم تھے۔وہ سنتے ہی فرماتے ہیں۔''یہ ویسی ہی وحی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی'' اور کہا کہ "لم یأتِ رجلٌ قطُّ ما جئت بہ الا أوذی" کہ جو شخص بھی ایسا پیغام لایا لوگوں کی مخالفت سے نہیں بچا۔گھر میں چچیرا بھائی ہے جو جوانی کی عمر کو پہنچنے والا ہے اور جو نوجوانوں میں تبلیغ کا اچھا ذریعہ بن سکتا ہے۔وہ جب اپنے بھائی اور بھاوج کو نبوت کی ذمہ داری کی باتیں کرتے سنتا ہے تو بڑی متانت سے آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپؐ سچے ہیں اور ضرور خدا تعالیٰ نے آپؐ سے باتیں کی ہیں اور دنیا کی اصلاح کے لئے آپ کو مأمور کیا گیا ہے۔گھر میں ایک آزاد کردہ غلام ہے جو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہو کر آپ کے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے جب وہ آپؐ پر عائد شدہ خدائی ذمہ داری کو سنتا ہے اور اپنے آقا کے چہرہ پر فکر کے آثار دیکھتا ہے تو آگے بڑھ کر اپنے آقا کے دامن کو تھام لیتا ہے۔اسی طرح آپؐ کا ایک گہرا دوست جو گویا ایک ہی صدف میں پلنے والا دوسرا موتی تھا، وہ سفر سے واپسی پر آپؐ کے دعویٰ کی خبر سنتے ہی بھاگا ہوا آپؐ کے گھر آ کر آپؐ کے دروازہ کو دستک دیتا ہے اور پوچھتا ہے ''کیا آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟'' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسے سمجھانا چاہتے ہیں۔مگر وہ کہتا ہے خدا کی قسم دلیلیں نہ دیجئے، صرف یہ بتائیے کہ کیا واقعی آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آپؐ کے تصدیق کرنے پر کہتا ہے، میرے سچے دوست میں آپؐ پر ایمان لایا۔آپؐ تو غضب ہی کرنے لگے تھے۔دلیلیں دے کر میرے ایمان کو مشتبہ ہی کرنے لگے تھے۔میرے دوست جس نے تیرے چہرے کو دیکھا ہے وہ کب تیری باتوں میں شبہ کر سکتا ہے۔ان پانچ ابتدائی فدائیوں کے عقیدت و اخلاص کے اس اظہار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کسقدر خوشی نہ پیدا کی ہوگی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے ایک وزیر مانگا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بن مانگے پانچ جان نثار فدائی عشاق عطا کر دئے۔جنہوں نے اپنی زندگی میں فدائیت کے ایسے جوہر دکھائے کہ کمال کر دیا۔غرض یہ کہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا تھا کہ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک. وہ ان وجودوں سے جو روحانی طور پر اسلامی تاریخ میں حقیقی پنج تن ہیں پورا ہوا۔پھر قریب زمانہ میں طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیرؓ، حمزہؓ، عثمانؓ، عثمان بن مظعونؓ آپ کو ملے۔اور مکہ سے ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار سے بیشمار فدائی عطا فرمائے۔یہ تو ابتدائی وجود تھے۔اس کے بعد جیسے جیسے صحابہؓ کی جماعت تیار ہوئی اور وہ آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اُن کا نام قرآن مجید میں ساجدین آیا ہے۔ایسے فدائی مکی زندگی میں کم تھے۔لیکن مدنی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں رشتۂ مؤاخات قائم فرما دیا جس کے بارہ میں قرآن مجید نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: ھو الذی ایّدک بِنصرہ و بالمؤمنین والّف بین قلوبھم لو انفقتَ ما فی الارضِ جمیعا ما الّفتَ بین قلوبھم ولٰکنّ اللہَ الّف بینھم اِنّہٗ عزیز حکیم. (الانفال: ۶۳، ۶۴) ترجمہ وہی ہے جس نے تجھ کو مؤمنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔(یہاں تک کہ صحابہؓ تیرے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو گئے) اگر تو جو کچھ زمین میں ہے ان پر خرچ کر دیتا تو بھی ان کے دلوں کو اس طرح باندھ نہیں سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں باہمی محبت قائم کر دی۔وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

مدنی زندگی میں جب صحابہؓ پر مشرکین اور کفار کی طرف سے لڑائی مسلط ہوئی اور مدافعت کے طور پر ان پر جہادِ اصغر فرض ہوا تو جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے مشورہ طلب کرتے وقت ان کے نمائندے نے جس فدائیت کا اظہار کیا وہ دنیا کی تاریخ میں ان کے سوا کسی نے نہیں کیا۔اور عملی طور پر شوق شہادت میں منھم من قضیٰ نحبہ و منھم من ینتظر کی خلعت سے سرفراز ہوئے۔مجموعی طور پر انہوں نے خیر البریہ کا لقب بھی خدا تعالیٰ سے حاصل کیا اور پھر نفس مطمئنہ کے حصول کے ساتھ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا انعام پا کر خدا تعالیٰ کے عباد میں داخل ہوئے۔گویا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگی کے مقصد کو پانے میں انہوں نے کامیابی حاصل کی۔تاریخ اسلام میں ان کی فدائیت کا نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر نظر آتا ہے۔اس وقت صحابہؓ میں فدائیت سے جنون کی کیفیت پیدا ہو گئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے اسلام کے فدائی ننگی تلوار لیکر اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا نام لیگا اس کا سر قلم کر دوں گا۔آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اعلان کیا کہ جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا، وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا، وہ حی و قیوم ہے اور اس پر قرآن مجید کی آیت وما محمد الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افأن مات او قُتِل انقلبتم علیٰ اعقابِکم ومن ینقلب علیٰ عقبَیہ فلن یضُرّ اللہَ شیئاً (ال عمران: ۱۴۵) کی تلاوت کی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس موقعہ کی تلاش میں تھے کہ آپؓ خطبہ ختم کریں گے تو آپؓ کا سر قلم کر دوں گا مگر قرآن کی یہ آیت سن کر نڈھال ہو کر گر گئے۔اور بعد میں بتایا کہ اس وقت اس آیت قرآنی کا یہ اثر تھا کہ گویا یہ اب نازل ہوئی ہے۔اس وقت صحابہؓ کے ترجمان حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

کنت السواد لناظری فعمی علیك الناظر
من شاء بعدك فلیمت فعلیك کنت احاذرُ

غرضیکہ ایسی فدائیت، جانثاری، فنا فی الرسول، توحید حقیقی کی علمبردار جماعت صحابہؓ کو بعد میں آنے والوں کے لئے اُسوہ کامل کا مقام ملا اور جس سے بڑھ کر یہ مقام کسی نبی کے متبعین کو حاصل نہیں ہوا۔اب میں ان جانثار صحابہ میں سے صرف دو اصحاب کا مختصر طور پر ذکر خیر کروں گا۔

سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا نام جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا۔اسلام لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدل کر عبداللہ کر دیا۔صدیق اور عتیق ان کے لقب ہیں۔اور ابوبکر کنیت ہے۔اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ان کی والدہ اُمّ الخیر بنی تیم میں سے تھیں۔ان کی خصوصیت یہ ہے کہ ابوبکرؓ، ان کے والد ابو قحافہؓ بیٹے عبدالرحمٰنؓ اور پوتے محمد بن عبدالرحمٰنؓ چار پشتیں صحابی ہیں۔ان کی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے اڑھائی سال بعد ہوئی۔جوانی ہی کے زمانہ سے ان کے اخلاق پسندیدہ اور خصائل شریفانہ تھے۔ایمان لانے کے بعد دعوت اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے عظیم الشان تعاون ملا اور بڑے بڑے صحابہؓ جن کے کارنامے تاریخ اسلام میں نمایاں ہیں ان کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوئے۔مثلاً حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ان کے ذریعہ اسلام قبول کیا۔

علاوہ ازیں بہت سے افراد جو اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے ظالم آقاؤں کے ظلم اور سختی کا نشانہ بنے ہوئے تھے اس زمرہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی داستان بہت دردانگیز ہے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آقا ان کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے جوش غضب میں دوپہر کے وقت تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھتا اور کہتا کہ جب تک لات اور عزّیٰ پر ایمان نہیں لائے گا اس عذاب میں مبتلا رکھوں گا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دکھ برداشت کرتے تھے اور احد احد پکار کر خدا کی وحدانیت کا علان کرتے تھے۔یہ حالت اور تکلیف دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رحم آیا اور آپ نے اسے خرید کر آزاد کرا دیا۔آپ کی سیرت اور فضائل کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے اپنی کتاب سر الخلافۃ میں لکھا ہے کہ جو حقائق آپ ان کے بارہ میں لکھ رہے ہیں یہ حقائق آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ان میں سے صرف حسب گنجائش چند خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک کامل عارف باللہ انسان تھے۔جن کے خلق، حلم اور بردباری سے پُر تھے۔اور رحم کرنے والی فطرت رکھتے تھے۔وہ تواضع اور انکسار کے لبادہ میں ملبوس رہتے تھے۔بہت زیادہ درگزر، شفقت اور رحم کرنے والے انسان تھے۔وہ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔اور ان کی روح حضور کی روح سے ملی ہوئی تھی۔وہ اس کے نور سے ڈھانپے گئے تھے۔خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدمِ ثانی تھے۔اور خیر الانام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر اول تھے۔وہ نبی نہ تھے مگر نبی والی قوتیں (صلاحیتیں) رکھتے تھے۔اسی کے صدق اور سچائی کی وجہ سے اسلام کے باغ کی رونق و خوبصورتی اپنے کمال کو پہنچی۔ان مصیبتوں کے بعد جو اسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وارد ہوئیں میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعی میں سچا پایا ہے۔اور یہ امر مجھ پر بڑی تحقیق کے بعد کھلا ہے۔میں نے انہیں اماموں کا امام، دین کا اور امت کا چراغ پایا ہے۔خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں حرموں (مکہ و مدینہ) میں بھی ساتھی تھے اور دونوں قبروں میں بھی ساتھی تھے۔یعنی غار ثور کی قبر میں اور وفات کے بعد مدینہ کے حجرہ میں۔پس حضرت ابوبکرؓ کا مقام دیکھو اگر تو گہری نظر رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن مجید میں انتہائی عمدہ طریق پر کی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں وہ اللہ کا مقبول اور اس کا پیارا تھا۔اور مجھے یہ علم دیا گیا ہے کہ ابوبکرؓ کی بڑی عظیم شان تھی۔اور تمام صحابہ میں آپ ہی کا مقام سب سے بلند تھا اور آپ کی خلافت کے بارہ میں قرآنی آیات میں پیشگوئی تھی۔اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے۔انہوں نے اسلام کو زندہ کیا۔اور زندیقوں کو قتل کیا اور وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے قیامت کے دن

تک کامیابی حاصل کر گئے۔ آستانۂ الٰہی پر گریہ وزاری کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کی عادت میں تضرع اور دعا کرنا تھا۔ وہ دعا اور سجدہ میں بہت اجتہاد کرتے تھے۔ اور تلاوت قرآن کریم کے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اسلام کے لئے باعثِ فخر تھے۔ ان کی خداداد صلاحیتیں خیرالبریہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاحیتوں سے قریب اور مشابہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خوبیوں کو نہ گنا جاسکتا ہے نہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ ان کے بہت سے احسانات مسلمانوں کی گردنوں پر ہے۔ جن کا انکار زیادتی اور ظلم کرنے والوں کے علاوہ کوئی اور نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قیام امن کا موجب بنایا مؤمنوں کے لئے۔ اور کافروں اور مرتدین کی آگ کو بجھانے کا سبب بنایا۔ اور انہیں قرآن مجید کے اول حامیوں میں سے بنایا اور پھر اس کا خادم بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تبلیغ اور اشاعت کرنے والا بنایا۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثَانِیَ اِثْنَیْن کہہ کر اپنی رضامندی کی خلعت پہنائی۔ ابن خلدون نے کہا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ تو آپ کی بیویاں اور اہل بیت اور عباسؓ اور علیؓ آپؐ کے پاس تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کو نماز میں لوگوں کی امامت کا حکم دو۔ (سرّ الخلافۃ صفحہ 81)

ابن خلدون نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین وصیتوں میں سے ایک یہ تھی کہ مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے کھلتے ہیں ابوبکر کے دروازے کے علاوہ سب بند کردئے جائیں۔ (سرّ الخلافۃ صفحہ 81) ابن خلدون نے کہا ابوبکرؓ کی خصوصیات جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی تھیں میں سے یہ بھی تھی کہ ان کا جنازہ بھی اس چارپائی پر اٹھایا گیا جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور ان کی قبر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرح بنائی گئی۔ ان کی لحد بھی نبی کریم ﷺ کی لحد کے قریب بنائی گئی۔ اور ان کا سر نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے برابر رکھا گیا۔ ان کے منہ سے آخری بات جو نکلی وہ تَوَفَّنِی مُسْلِماً وَ اَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِین تھی (سرّ الخلافۃ صفحہ 81)

سیرت حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی نبی کریم ﷺ

نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کے ساتھ ہی آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لائے بلکہ مسلمانوں کے مخالف ہو کر ایذا دہی کرتے رہے پھر آنحضرت ﷺ کی آپ کی ہدایت کے لئے دعا کی قبولیت کے باعث اسلام قبول کیا۔ ایک روز آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے نکلے راستہ میں علم ہوا کہ آپ کی بہن اور بہنوئی مسلمان ہوچکے ہیں ان کے گھر کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر بہنوئی پر حملہ آور ہوئے بہن بیچ میں حائل ہو کر زخمی ہوگئیں۔ بہن نے جوش میں آکر اپنے ایمان کا اظہار کیا۔ بہن کو زخمی حالت میں دیکھ کر شرمندہ ہو کر قرآن مجید کے طالب ہوئے۔ بہن نے کہا پہلے آپ غسل کریں پھر قرآن دونگی۔ غسل کیا۔ قرآن پڑھا۔ ہدایت کا وقت آچکا تھا۔ قرآن مجید پڑھتے ہی حقانیت دل میں بیٹھ گئی۔ سیدھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دارارقم میں حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے۔ ان کی سیرت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سرالخلافہ میں آپ کے عربی منظوم کلام سے آپ کی سیرت کے اخص امور پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ ہر فضیلت میں حضرت ابوبکرؓ کے مشابہ تھے اور آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعایا کا انتظام کیا۔ آپ نے اخلاص سے کوشش کی۔ جس سے خلافت کے لئے عزت اور شان عظیم ظاہر ہوئی۔ آپ کے عہد میں ستارہ سورج بن گیا تھا۔ پس آفریں ہے اس پر بھی اور اس کے پاک وقت پر بھی۔ اس نے ہر معرکے میں دشمن کا مقابلہ کیا اور ہر متکبر جنگ جو کو ہلاک کیا۔ اس نے قوی ہاتھوں سے بڑا نشان دکھایا۔ پس آفریں ہے اس فتحمند جواں مرد پر۔ وہ پیوند شدہ کمبل میں لوگوں کا امام تھا۔ اور غبار آلودہ چادر میں ملکوں کا بادشاہ تھا۔ اسے انوار الٰہی دئے گئے۔ سو وہ خدا کا محدث بن گیا۔ اور خدائے رحمٰن نے اس سے برگزیدوں کی طرح کلام کیا۔ اس کی خوبیوں سے دفاتر بھرے پڑے ہیں اور اس کے خصائل بدر انور کی طرح زیادہ روشن ہیں۔ پس آفریں ہے اس کے لئے اور اس کی کوشش اور جدو جہد کے لئے۔ وہ دین محمد ﷺ کے لئے بہترین خود تھا۔ اس کے عہد میں محمد ﷺ کے شاہسواروں کے گھوڑوں نے عیسائیوں کے ملک میں غبار اڑائی۔ ان کے لشکر نے کسریٰ کی شوکت کو توڑ ڈالا پس ان (اکاسرہ) میں سے خیالی صورتوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ وہ اپنی شان وشوکت میں اپنے زمانہ کا سلیمان تھا۔ اور دشمنوں کے جنّ اس کے لئے مسخر کر دئے گئے تھے۔ میں نے اس کی بزرگ شان کو دیکھا۔ سو اس کا ذکر کیا اور میں مخلوق کی مدح وثناء صرف اس کی خوبی کی وجہ سے کرتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کے مطابق آپؓ کو مدینہ میں شہادت نصیب ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اجازت مرحمت کرنے پر آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آپؓ پر بیشمار رحمتیں ہوں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے دو صحابہؓ کی سیرت کے واقعات

سیرت حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

قرآن مجید میں سورۃ جمعہ کی آیت وَ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ میں آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعودؑ کو مثیل صحابہؓ عطا ہونے کا واضح ذکر موجود ہے۔ چنانچہ اس زمرہ میں آنے والے وہ پہلے صحابی جن کو سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ حضرت حکیم حافظ حاجی الحرمین مولانا نور الدین بھیرویؓ کا وجود باجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی سیرت اور فضائل کے تعلق سے اپنی کتب میں نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ حضور اپنی کتاب سرالخلافہ میں تحریر فرماتے ہیں

(ترجمہ از عربی)

میرے دوستوں میں ایک دوست سب سے محبوب اور میرے محبوں میں سب سے زیادہ مخلص، فاضل، علّامہ، عالم رموز کتاب مبین عارف علوم الحکم الدین جن کا نام اپنی صفات کی طرح مولوی حکیم نور الدینؓ ہے۔ پھر اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ مولفہ 1894ء میں تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ از عربی)

میرے سب دوست متقی ہیں۔ لیکن ان سب سے قوی البصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ ترنرم اور حلیم اور اکمل الایمان والاسلام اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور ثبات والا۔ ایک مبارک شخص، بزرگ، متقی، عالم، صالح، فقیہہ اور جلیل القدر محدث اور عظیم الشان حاذق حکیم، حاجی الحرمین، حافظ القرآن، قوم کا قریشی، نسب کا فاروقی ہے۔ جس کا نامی مع لقب گرامی حکیم نور الدین بھیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا مین بڑا اجر دے اور صدق وصفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اول نمبر پر ہے اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدمات دین میں وہ عجیب شخص ہے۔ اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا ہے اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا ہے جو ہر ایک رضا پر اور اولاد وازواج پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال اور جانیں صرف کرتے ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور وہ شخص رقیق القلب، صاف طبع، حلیم، کریم اور جامع الخیرات، بدن کے تعہد اور اس کی لذات سے بہت دور ہے۔ بھلائی اور نیکی کا موقعہ کبھی اس کے ہاتھ سے ضائع نہیں ہوتا۔ اور وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے۔ اور اپنی جان کو بھی خاتم النبیین کی راہ میں صرف کرے۔ وہ ہر ایک بھلائی کے پیچھے چلتا ہے اور مفسدوں کی بیخ کنی کے واسطے ہر ایک سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدّیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بہت سی کتب میں آپ کی بیشمار خوبیوں کا نہایت خارق عادت انداز سے ذکر فرمایا جن کا ذکر محدود وقت میں ممکن نہیں ہاں آپ نے اسی خصوص میں اپنے اس شعر میں گویا سمندر کو کوزے میں بند کردیا ہے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

سیرت حضرت اخوندزادہ سرآمد علماء کابل شیخ اجل افغانستان رئیس اعظم خوست سید محمد عبد اللطیف صاحبؓ

اس بزرگ کو مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی اطلاع کسی اتفاق سے حضور کی کتابوں سے ہوئی۔ جو کسی اتفاق سے ان کو پہنچیں چونکہ یہ بزرگ نہایت پاک باطن اہل علم، اہل فراست، خداترس اور تقویٰ شعار تھے۔ اس لئے ان پر ان کتابوں کے مطالعے کا ایسا قوی اثر ہوا کہ ان کی زبردست کشش کی وجہ سے یہ امیر کابل سے اجازت لے کر حج بیت اللہ کے مصمم ارادہ سے کابل سے یہ سفر اختیار کیا جس کے لئے نہ صرف ان کو اجازت ہوئی بلکہ امداد کے لئے کچھ روپیہ دیا گیا۔ سو وہ اجازت حاصل کر کہ قادیان پہنچے۔ قادیان پہنچ کر موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کی۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوتا ہے۔ ایسے ہی میں نے ان کو اپنی محبت میں بھرا ہوا پایا۔ ان کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ جب وہ میرے پاس پہنچا میں نے ان سے دریافت کیا کہ کن دلائل سے آپ نے مجھے شناخت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن سے جس نے آپ کی طرف میری رہبری کی۔ میں نے آپکی کتابوں کو انصاف کی نظر سے غور کر کے قرآن کریم پر ان کو عرض کیا تو قرآن کو ان کے بیان کا مصدق پایا۔ غرض میں نے اپنے دعویٰ کے تعلق سے اپنی مسیحؑ سے مشابہت کے بارہ میں جو کچھ ان کے سامنے بیان کیا اس پر انہوں نے میرے پاس بیان کیا کہ یہ باتیں پہلے سے ہی میرے علم میں ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ نے ان کے دل کو حق الیقین سے پر کردیا تھا اور وہ پوری معرفت سے مجھے شناخت کرتے تھے۔ چنانچہ ایسے یقین کامل کا نمونہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف شہید نے دکھادیا کہ جان دینے سے بڑھ کر کوئی امر نہیں۔ اور ایسی استقامت سے جان دینا بتلا رہا ہے کہ انہوں نے مجھے آسمان سے اُترتے دیکھ لیا۔ یقیناً یاد رکھو کہ جس طرح انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا اس قسم کی موت اسلام کے تیرہ سو برس کے سلسلہ میں بجز نمونہ صحابہ کے اور کسی جگہ نہیں پاؤ گے۔ پھر عجیب تر یہ ہے کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی جماعتوں میں رمضان المبارک اور عید کی تقریبات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر کے طول وعرض میں پھیلی پرانی اور نئی جماعتوں میں احباب جماعت مرد و زن نے رمضان المبارک میں خصوصی اجلاسوں، درسوں، تراویح، عبادات، تہجد، نوافل اور اعتکاف کا اہتمام کیا۔ اور بذریعہ ایم ٹی اے حضور انور ایدہ اللہ کے رمضان المبارک کے خطبات و درس القرآن اور اجتماعی دعا میں بذوق و شوق حصہ لیا۔ اسی طرح عید الفطر کی تقریبات بھی جماعتی روایات کے مطابق منائیں جس کے لئے مبلغین و معلمین کرام نے بھرپور تعاون دیا۔ اور اپنی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی ہیں جو بعض مجبوریوں اور تنگی صفحات کے باعث شائع نہ ہوسکیں۔ ان جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نام بغرض دُعا شائع کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

قادیان۔ بریلی۔ سرکل نظام آباد (آندھرا کی چھ جماعتیں) وینگل پہاڑ۔ کنکل میں پہلی بار عید کی نماز ہوئی۔ ٹلامڑگو۔ ایل وائی۔ پوسانی پیٹھ۔ اتنور۔ چنداپور۔ کاماریڈی۔ سرکل تھلک کرناٹک کی ۹ جماعتیں تولتی۔ ہبال۔ سلطانی پور۔ راہن ھلی۔ نندی پور۔ بینکل۔ ہارو۔ بالے ہوسور۔ ساگر۔ بنارس (یوپی) کالیکٹ (کیرلہ) ومحلہ جات کودور۔ اور ماتوتم۔ (۱۰ نومبر کو شام سوا پانچ بجے آل انڈیا ریڈیو سے مکرم محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ کی تلاوت قرآن مجید اور مختصر تفسیر نشر کی گئی) جماعت احمدیہ حیدرآباد و چھ محلہ جات مسجد احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج۔ سعید آباد۔ فلک نما۔ جلال کوچہ۔ بشارت نگر۔ جماعت احمدیہ ریل ماجرا (پنجاب) نے پہلی بار عید منائی۔ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ جماعت احمدیہ گھڑکا و کرموں وال وڈگری (پنجاب) جماعت احمدیہ اراڈاپلی (آندھرا) جماعت احمدیہ خانپور (پنجاب) احمدیہ تعلیم الاسلام سینٹر گولگری (کرناٹک) جماعت احمدیہ مالاہیڑی۔ پھگن ماجرا، جاگو، نانک پورا، جکھوال چھنہ (پنجاب) جماعت احمدیہ کنڈور۔ تمڑپلی، بدھارم۔ جماعت احمدیہ سونگڑہ، سامنتراپور۔ جماعت احمدیہ بسنہ پردا۔ لدھرا۔ رائے گڑھ۔ بریلاڈیہ۔ پنڈری پانی۔ (چھتیس گڑھ) حصار زون ہریانہ کی جماعتیں مسعود پور۔ گرائے گاؤں۔ ہانسی۔ حصار۔ رتیہ۔ کھیڈڑ۔ بھوڑیا کھیڑہ۔ ٹھین۔ حسن گڑھ۔ فرید پور۔ (یہاں پہلی بار نماز ہوئی) جماعت احمدیہ اڈمبرا سکاٹلینڈ نے بھی رمضان المبارک کے لیل و نہار اور عید کی تفصیلی رپورٹ بھجوائی ہے۔

اجلاسات:: درج ذیل جماعتوں نے اپنے ہاں تربیتی اجلاسات منعقد کر کے تفصیلی رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ جماعت احمدیہ سنکپورہ۔ سرکل موگہ۔ لالے آنا (ضلع فرید کوٹ پنجاب) ڈھاب (فرید کوٹ) بھٹی وال (مکتسر) مجلس انصار اللہ بھدرواہ۔ (کشمیر) مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ۔ بنگلور۔ چورے پنڈ (پنجاب) انصار خدام لجنہ اماء اللہ و ناصرات سرکل سیتاپور (یوپی) تربیتی اجلاس کیا جس میں گردونواح کی 23 جماعتوں کی تین صد سے زائد ممبرات لجنہ نے شرکت کی۔ انصار خدام کی 21 جماعتوں کے 250 سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ علاقہ کے 9 اخبارات نے اجلاس کی خبریں شائع کیں۔

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ سرکل مرشد آباد کا دوسرا زونل سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سرکل مرشد آباد و مالڈا نے اپنا دوسرا سالانہ زونل اجتماع ضلع مرشد آباد و ندیا کے سرکل سنٹر بحرمپور میں ۰۴-۱۱-۲۶ کو منعقد کیا۔ اجتماع کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ صدر لجنہ بنگال و آسام ہوا۔ جسمیں تلاوت قرآن کریم، عہد، نظم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا پیغام و بنگالی ترجمہ مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ صدر لجنہ کبیرہ نے سنایا۔ بعدہ صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

افتتاحی پروگرام کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے مقابلہ جات کے درمیان نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے پردے کی رعایت سے لجنہ و ناصرات سے خطاب کیا۔ اسکے بعد مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگال و آسام اور مہمانان کو مکرمہ افروزہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ برہمپور نے انعامات دئے اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مدد کرنیوالی لجنہ و ناصرات، معلمین کرام اور خاص طور پر مکرم سرکل انچارج صاحب مرشد آباد شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر اجر عطا کرے

(سرینہ خاتون منتظمہ شعبہ رپورٹنگ زونل اجتماع سرکل مرشد آباد)

مجلس انصار اللہ کشمیر کی تربیتی مساعی

تمام مجالس انصار اللہ صوبہ کشمیر کے زعماء کرام اور مجلس عاملہ کی میٹنگ ۲۱ نومبر ۲۰۰۴ء کو شورت میں ہوئی۔ محترم عبد الرحمن صاحب ایتو نائب امیر کشمیر نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مجلس کے تربیتی و تبلیغی ضروری امور پر غور کیا گیا۔ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے مشورے کئے گئے۔

(بشیر احمد زائر ناظم انصار اللہ کشمیر)

"فرینڈز کلب رے" ہماچل کے سالانہ کلچرل پروگرام میں
حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بطور مہمان خصوصی شرکت

مورخہ 7.1.05 کو فرینڈز کلب رے ہماچل کی طرف سے خصوصی پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کو بطور مہمان خصوصی اور محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کو گیسٹ آف آنر مدعو کیا گیا۔ یہ ان کا 16واں نیشنل قومی یکجہتی کلچرل پروگرام تھا یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کلب کو ان کے اچھے اور رفاہی کاموں کی وجہ سے نیشنل ایوارڈ مل چکا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت۔ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے تربیت نو مبائعین اور محترم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ نے اس پروگرام میں شرکت کی ہماچل میں داخل ہوتے ہی پہلے ہماچل کے نو مبائعین اور بعد میں کلب کے نمائندگان اور انتظامیہ نے حضرت صاحب کا اور جملہ ممبران کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا۔ اس پروگرام کی صدارت جناب آدتیہ کمار جھا آف اڑیسہ نے کی۔ پروگرام میں ہندوستان بھر کے تقریباً سبھی صوبوں کے 500 افراد نوجوان بچوں و بچیوں نے شرکت کی اس موقع پر پہلی تقریر گیانی تنویر احمد صاحب نے کی آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے نوجوانوں کو آپسی پیار و محبت سے رہنے اور نشہ سے پرہیز کرنے نیز گھر گھر میں تعلیم کی دولت کو پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔ مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ صاحب نے نوجوانوں کو نہایت عمدہ رنگ میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ نوجوان قوم کا مستقبل ہیں اس لئے آپ کو اپنے آپ کو بہت اچھے رنگ میں تیار کرنا چاہئے اور اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔ کھیلوں میں اور خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینا چاہئے بعد ازاں آپ نے جماعت احمدیہ کی، خدمات کا تذکرہ کیا۔ خطاب کے بعد آپ نے اچھی کارکردگی کرنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں کلب کی انتظامیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خصوصی طور پر اعزاز دیا گیا۔ آپ نے کلب کے رفاہی کاموں کیلئے مبلغ پانچ ہزار روپے تحفہ دیا۔

(ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

جناب وی پی سنگھ صاحب سابق وزیر اعظم اور کیرلہ کے گورنر
جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب سے احمدیہ وفد کی ملاقات

بھارت کے سابق وزیر اعظم جناب وی پی سنگھ صاحب سے انکی رہائش گاہ تری مورتی لین دہلی میں جماعت احمدیہ کے وفد نے ۷ دسمبر ۲۰۰۴ء کو ملاقات کی۔ آدھے گھنٹہ تک جماعتی تعارف و مسائل پر گفتگو ہوئی۔ موصوف کو جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔ جو انہوں نے نہائت خوشی سے قبول کیا۔ وفد میں مکرم محمد نسیم خانصاحب ناظر امور عامہ و خارجہ، مکرم سید عزیز احمد صاحب معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ، اور خاکسار شامل تھے۔ اسی طرح ۱۲ نومبر کو ایک وفد نے جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب گورنر کیرلہ سے انکی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ وفد میں مکرم محمد نسیم خان صاحب، مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ، مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی اور خاکسار شامل تھے۔ موصوف سے بھی جماعتی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ آپ جماعت کے اصولوں اور روایات سے بہت متاثر ہیں۔

(چوہدری مقبول احمد جرنلسٹ مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMQND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

جماعت احمدیہ فجی کے 38ویں دوروزہ جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ امسال بھی جماعت احمدیہ فجی کو اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنا دوروزہ 38واں جلسہ سالانہ مورخہ 8-9 جنوری 2005 کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت بابرکت اور کامیاب رہا۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت سپین سے احباب جماعت فجی کیلئے محبت بھرا اسلام اور جلسے کی کامیابی کیلئے خصوصی پیغام بھی بھجوایا۔ الحمدللہ۔

جلسہ کا آغاز مورخہ 05-1-8 بروز ہفتہ نماز تہجد سے ہوا اور اس کے بعد صبح 9 بجے خاکسار نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج فجی اور نائب امیر صاحب فجی مکرم طاہر حسین منشی صاحب نے نعروں کی گونج میں جماعت اور ملک کے جھنڈے کی پرچم کشائی کی اور دعا کے بعد مسجد فضل عمر صووا کے ہال میں تلاوت قرآن کریم سے پہلے دن کے اجلاس اولیٰ کی کاروائی شروع ہوئی کلام حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خاکسار نے احباب کے سامنے دل و جان سے پیارے حضور انور کا محبت بھرا اسلام اور نصائح سے بھرپور زندگی بخش اور کامیاب جلسے کیلئے دعاؤں سے بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور انور نے اپنے دورہ سپین کے دوران مسجد بشارت سپین سے ازراہ شفقت بذریعہ فیکس ایک روز پہلے ارسال فرمایا تھا۔ جس نے احباب جماعت کے دلوں میں محبت اور خدا کے حضور تشکر و حمد کا دریا بہا دیا مولیٰ کریم ہمارے امام کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہر موڑ پر کامیابی ان کے قدم چومے جنہوں نے اپنی دن رات مصروفیت اور محنت کے باوجود دنیا کے کونے میں بسنے والی جماعت کے غلاموں کو یاد رکھا۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره و امره اس کے بعد محترم امیر صاحب نے چند نصائح افتتاحی خطاب میں بیان فرمائیں اور پہلے اجلاس کی دعا کرائی۔

اجلاس دوئم:: یہ اجلاس خصوصاً غیر از جماعت کیلئے رکھا گیا تھا جس میں ملک فجی کے پارلیمنٹ ممبرز مختلف ملکوں کی ایمبیسی کے نمائندگان اور دیگر مذاہب کے لیڈروں کو بھی دعوت دی گئی تھی کہ وہ خود آ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام سن سکیں۔ چنانچہ اس اجلاس میں تلاوت اور منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے دل و جان سے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انگریزی ترجمہ پیش کیا پیغام کے بعد ایک مفصل تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک پیش کی گئی جس کے بعد ۴ غیر مسلم مہمانوں نے اپنے علم کے مطابق نہایت اعلیٰ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ جو تعلیم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لیکر آئے تھے اس کا صحیح پیغام آج احمدیوں کو پہنچانے کے توفیق مل رہی ہے جس طرح فجی میں بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے سکول بنائے اور آج اس پروگرام میں کسی فرق کے بغیر سب کو دعوت دی یہ اس کا ثبوت ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور آج اس کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں آخر پر اسی طرح امریکہ کے سفیر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ جو تعلیم اسلام نے پیش کی ہے اصل میں گذشتہ انبیاء کی تعلیم کا تسلسل ہے۔ اجلاس کے اختتام پر مہمانوں کو قرآن کریم کے تحفے پیش کئے گئے بعد میں مہمانوں کو ایک نمائش بھی دکھائی گئی جس میں قرآن کے تراجم کے علاوہ جماعتی کتب جدید لٹریچر اور خلفاء کی اور شہداء احمدیت کی تصاویر اور انٹرنیشنل ایم ٹی اے کے نظام اور حضور انور کے افریقہ کے کامیاب دورہ کی تصاویر آویزاں تھیں۔

اجلاس سوئم:: نماز ظہر اور عصر کے بعد مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ لجنہ کا علیحدہ پروگرام ہوا اور نو مبائع اور مہمانوں کیلئے الگ انگلش میں انتظام کیا گیا جہاں انہیں جماعت کے عقائد اور جماعتی نظام سمجھانے کے بعد انہیں سوال و جواب کا موقع دیا اور خدا کے فضل سے جلسہ کا پروگرام یوں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتا رہا

دوسرا دن:: خدا کے فضل سے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا اس دن ۲ اجلاس ہوئے جس میں مالی قربانی کی اہمیت نظام وصیت برکات خلافت وقف نو سکیم سیرت و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر موضوعات پر مقررین نے تقاریر کیں۔ جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب اور بارونق رہا الحمدللہ جزائر فجی کے جلسہ میں فجی کے ۴ جزائر ویتی لیود، ونوالیو، تاویونی اور راہبی اسمیلینڈ کے علاوہ طوالو اور کیریباس جزائر سے بھی نمائندگان نے شرکت کی اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ کے چند مہمان بھی شامل ہوئے اور جلسہ کی حاضری ۳۰۰ سے زائد رہی جن میں خدا کے فضل سے ۵۰ کے قریب نو مبائعین اور مہمان بھی شامل ہیں۔ اختتامی خطاب و دعا کے بعد غانا سے آئے ہوئے مبلغین کرام نے اپنے روایتی انداز میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا

(نعیم احمد محمود۔ امیر و مشنری انچارج جزائر فجی)

جماعت احمدیہ ٹوگو کی تربیتی مساعی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سرزمین افریقہ تشریف لائے تو آپ نے جماعتی عہدے داران کو بے بہا قیمتی نصائح سے نوازا اور خاص طور پر جماعتی ممبران کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔ اور تربیتی کلاسیں کثرت سے منعقد کرنے کی ہدایات دیں۔ پیارے آقا کی زرّیں ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت احمدیہ ٹوگو (TOGO) نے حضور انور کے دورہ بینن کے بعد فوراً کلاسوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور اس وقت تک محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیسری کامیاب تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ اس کلاس میں ملک کے طول و عرض کے 18 مقامات سے 32 ممبران جماعت، داعیان و معلمین نے حصہ لیا اور یہ کلاس 16 ستمبر 2004ء تا 30 ستمبر NOTSE (نوچے) جماعت احمدیہ ٹوگو کے مرکز میں منعقد کی گئی۔ مسجد کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصے میں رہائش و آرام اور دوسرے میں کلاسوں اور نمازوں کا اہتمام کیا گیا۔ کلاس کے ایام میں باقاعدہ نماز تہجد کا اہتمام ہوتا رہا۔ کلاس کے دوران نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کی جاتی رہی۔ روزانہ اوقات مقرر کر کے قاعدہ یسرنا القرآن و تلاوت قرآن کریم میں تلفظ کی درستی، فقہی مسائل، احمدیہ علم کلام اور عام دینی معلومات سبقاً پڑھائی گئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے محدود وسائل و رہائشی مشکلات کے باوجود تمام ممبران کلاس نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دلجمعی اور خوشدلی سے سارا وقت علم حاصل کرنے میں گزارا۔ الحمدللہ۔

(رپورٹ: عبد القدوس۔ مبلغ ٹوگو)

آپ کے خطوط

اسلام کے چہرے سے بدنما داغ مٹانے کیلئے جماعت احمدیہ وجود میں آئی ہے

بدر شمارہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء میں ایک مضمون مذہبی انتہاپسندی سے متعلق شائع ہوا ہے اس مضمون میں کئی جگہ ''اسلامی انتہاپسند'' ''اسلامی دہشت گرد'' جیسی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں کہ یہ اصطلاحیں مغربی ذرائع ابلاغ نے جان بوجھ کر اسلام جیسے پرامن اور پاک مذہب کو بدنام کرنے کیلئے گھڑی ہیں بدقسمتی سے مشرقی ذرائع ابلاغ اور خاص کر اردو پریس بھی مغرب کی اندھی تقلید میں ان اصطلاحوں کو استعمال کرتی رہی ہیں۔ اور مغربی صیہونی سازش کا شکار ہو چکی ہیں۔ لیکن بدر میں اس اصطلاح کا برملا استعمال دیکھ کر بہت دُکھ ہوا۔ جماعت احمدیہ اس صیہونی سازش کو نہ صرف اچھی طرح جانتی ہے بلکہ اس سازش کے مقابلہ میں ڈٹی ہوئی ہے اور اسلام کے دفاع کا حق ادا کر رہی ہے۔ پھر جماعت کے موقر آرگن میں ایسی اصطلاحوں کا استعمال حیرت انگیز ہی کہلائے گا۔ خاکسار اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ سہواً ہوا ہے لیکن اس کی تصحیح ضروری ہے۔ احمق مسلمانوں نے اپنی حماقتوں سے انتہاپسند کاروائیوں کا نام اسلامی جہاد رکھ کر اسلام کو خوب بدنام کیا ہے اسلام کے چہرے سے یہ بدنما داغ مٹانے کیلئے ہی تو جماعت احمدیہ وجود میں آئی ہے تا کہ اسلام کا اصلی اور روشن چہرہ دنیا دیکھ سکے۔ (ڈاکٹر بشارت احمد عثمان آباد)

ولادت

خاکسار کے بڑے بیٹے محمد ظفر الحق کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 جنوری 2005 کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کا نام حضور انور نے محمد مجیب الحق تجویز فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے والدین کی صحت و سلامتی نیز بچہ کے نیک خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبد الحق انسپکٹر وقف جدید قادیان)

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ معلّمہ نصرت گرلز ہائی سکول کچھ عرصہ سے شوگر اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں چند دنوں قبل تکلیف زیادہ ہو جانے پر امرتسر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ جہاں علاج جاری ہے الحمدللہ کہ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت اور قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔
(مبارک احمد بٹ کارکن دفتر بدر قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15252: میں نصیر الدین ولد محترم رمضان خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 28 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن بھوڈیا کھیڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع فتح آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15.04.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے جامعۃ المبشرین کا طالب علم ہوں -/1300 روپے وظیفہ ملتا ہے۔ والد صاحب حیات ہیں ان کی جائیداد ایک قطعہ زمین ۱۰ مرلہ کا ہے جو مشترکہ ہے اس میں سے جو حصہ خاکسار کو ملے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد منیر احمد خادم قادیان العبد۔ نصیر الدین گواہ شد۔ محمد انور احمد

وصیت نمبر 15368: میں حفیظ احمد ولد محترم شکیل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد قادیان العبد حفیظ احمد گواہ شد شیخ محمود احمد قادیان

وصیت نمبر 15389: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم فرید الدین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی ہار دو تولے (بیس گرام) قیمت اندازاً 10,000 سیٹ طلائی پونے تین تولے قیمت اندازاً -/13750 اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد کریم الدین شاہد قادیان الامۃ۔ فریدہ بیگم گواہ شد۔ فرید الدین احمد قادیان

وصیت نمبر 15390: میں عطیہ ظفر اہلیہ مکرم محمد ظفر عالم سلیجہ مرحوم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15.09.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مکان ذاتی مالیت تقریباً ساڑھے تین مرلے قیمت اندازاً 165000 تفصیل طلائی زیورات ایک عدد انگوٹھی 3.600 گرام اندازاً قیمت 2280 ایک عدد انگوٹھی 2.730 قیمت 1720 ایک پینڈنٹ 2.470 قیمت 1519 ایک جوڑی ٹاپس 2020 قیمت 1242 ایک سنگل ٹوپس 1.520 قیمت 935 روپے ایک کوکا 0.160 قیمت -/98 میزان 7794 روپے نقرئی زیورات ایک جوڑی پائل 26.520 گرام 291 روپے۔ ایک سیٹ ہار 22.000 گرام 242 روپے کل 533 روپے کل میزان 173327 روپے۔

والدین کی طرف سے موجود مکان فیض آباد یو پی میں جو حصہ ملا تھا وہ اس وقت بھائی کے استعمال میں ہے یہ مکان خاکسار کے تصرف میں نہیں ہے۔ اور ملنے کی بھی امید نہیں ہے۔ اگر یہ حصہ مل جائے تو خاکسار حصہ وصیت ادا کرنے کی پابند ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد طاہر احمد بدر قادیان الامۃ۔ عطیہ ظفر گواہ شد۔ قریشی محمد رحمت اللہ

وصیت نمبر 15393:: میں ڈی محمد علی ولد ڈی دین محمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.09.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کرایہ مکان میں رہتا ہوں میرا گزارہ بذریعہ تجارت ہے جس سے ماہوار -/5000 آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق العبد ڈی محمد علی گواہ شد ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15394:: میں محمد الطاف احمد نوجوان ولد محمد کریم اللہ نوجوان قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.09.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فلیٹ 1150 سکوئر فٹ موجودہ قیمت اندازاً -/1700000 (فلیٹ وردھ ۱۲ اراج پیٹھ چولائی میڈ چینئی۔24) سالانہ آمد بذریعہ تجارت -/300000 نوٹ: فلیٹ دونوں میاں بیوی کے نام پر ہے اس لحاظ سے نصف حصہ کی مالک میری اہلیہ ہیں جو خود بھی وصیت کر رہی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق العبد محمد الطاف احمد نوجوان گواہ شد ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15395: میں سی ایچ شرف الدین ولد بی پی نور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ اسوقت صرف ماہوار آمد پر ہے جو قریباً تین ہزار روپے ماہوار ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر العبد۔ سی ایچ شرف الدین گواہ شد۔ ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15396: میں ٹی جے منور ابراہیم ولد جے ایم تمیم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1979 ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے غیر منقولہ جائیداد ایک عدد پلاٹ 1750 سکوئر فٹ چینئی کے باہر ہے جس کی موجودہ قیمت 25000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مکان جائیداد نہیں ہے میری آمد کا ذریعہ تجارت ہے جس سے -/6000 روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی آمد کا ذریعہ نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیقی انسپکٹر العبد۔ ٹی جے منور ابراہیم گواہ شد۔ ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15397: میں ایم بشارت احمد ولد ایم کے میران شاہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایک عدد مکان جو کہ 3990 سکوئر فٹ پلاٹ کے اندر ہے میرا ذاتی ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 40,00000 روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس جائیداد سے بصورت کرایہ جات مجھے ماہانہ -/10000 روپے کی آمد ہوتی ہے۔ اس آمد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ دس ہزار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر العبد۔ ایم بشارت احمد گواہ شد۔ ایم نعیم احمد چینئی

منقولات

اپنے ہی منہ پر طمانچے

اسلام آباد یونیورسٹی پاکستان کے پروفیسر ہود نے اپنے مضمون بعنوان "عبدالسلام ماضی اور حال" میں جودی نیوز انٹرنیشنل ۲۹ رجنوری ۹۶ء میں شائع ہوا ہے تحریر کیا ہے کہ ایک زمانے میں پاکستانی ہفت روزہ تکبیر (جو نہایت متعصب مذہبی ہفت روزہ ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتا رہتا ہے) نے ڈاکٹر عبدالسلام پر پاکستان کے ایٹمی راز بیچنے کا گمراہ کن من گھڑت اور شرمناک الزام لگایا تھا۔ یہ الزام تو خیر آج تک ثابت نہیں ہوسکا۔ لیکن اس کے مقابل پر پاکستان کے "مسلمان سائنسدان" عبدالقدیر خان سائنسی راز فروخت کرنے کے مجرم قرار پاچکے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں تکبیر شائع کرنے والے پاکستانی مولویوں کے منہ پر اپنے ہی ہاتھوں سے طمانچے لگ گئے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے ان کو شرم کبھی نہیں آئے گی۔

حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ پاکستانی سائنسدان عبدالقدیر خان کے نیٹ ورک کے ذریعہ سعودی عرب اور دوسرے کئی ممالک کو ایٹمی راز فروخت کرنے کے الزامات کا امریکہ گہرائی سے جائزہ لے رہا ہے۔ جانچ کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس نیٹ ورک نے شمالی کوریا اور ایران کو ایٹمی معلومات کی فراہمی میں ایک بڑا کردار ادا کیا تھا۔ ٹائم میگزین میں چھپی ایک رپورٹ میں عبدالقدیر خان کے مشتبہ گراہکوں کی فہرست کو "حیران کن" بتایا ہے۔ پاکستان کے ایٹمی تجرباتی مرکز کے سربراہ ہونے کے ناطے خان نے گزشتہ ایک دہائی میں دنیا بھر کے کئی ممالک کا سفر کیا۔

۲۔ مولوی تاج محمود مدیر ہفت روزہ لولاک کی ایک تقریر کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"جب مولانا روپڑی ایک مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگا کر مجھ پر بمباری کریں اور میں مقابلہ میں ان سے زیادہ پاور کا لاؤڈ سپیکر لگا کر ان پر بمباری کروں تو مجھے بتائیں کہ نئی نسل کیونکر دین سے گمراہ نہ ہوگی۔ نئی نسل ہماری آپس کی مقابلہ بازی باہمی اختلاف وعناد اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے کے نتیجے میں علماء سے متنفر ہورہی ہے آپ یقین کریں ہمارا طرز عمل دیکھ کر لوگوں نے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیا ہے ہماری آپس کی گروہ بندی اسلام کو سخت نقصان پہنچارہی ہے۔ (لولاک ۱۷ رمئی ۱۹۸۷ء)

"اسلامی" جنگجوؤں اور ان کی سیاسی قوت کا تجزیہ

روزنامہ ڈان لاہور ۱۸ راکتوبر ۲۰۰۴ء فرانس کے گائلز کیپل (Gilles Kepel) جو اسلامی معاشرے سے متعلق اُمور کے ماہر مانے جاتے ہیں کے حوالہ سے "اسلامی" دہشت گردوں کے متعلق کیپل کے تجزیہ کو پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"اسلامی تحریک اخلاقی طور پر اتنی کمزور ہوگئی ہے کہ قریب المرگ ہے کہ اگرچہ اس کی عسکری اور سیاسی قوت ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اب کوئی رستہ ہی نہیں جس سے کہ یہ مغربی صنعتی اقوام کو دھمکی دے سکے ماسوا اس کے کہ یہ ادھر ادھر سے دہشت گردی کرتی رہے اور اس قسم کے حالات سے برطانیہ آئی۔ آر۔ اے کے ہاتھوں بھگت رہا ہے اٹلی اور جرمنی ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء میں ریڈ بریگیڈ کے ہاتھوں جھیلتے رہے اسی طرح سپین میں بارسک علیحدگی پسند ہیں یہ حالات ناخوشگوار ہیں لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں اسلامی تحریک میں مایوسی کے سبب جان سے ہاتھ دھونے والے عناصر ہیں جنہیں معاشرے نے ناکام کر کے دشمنوں پر حملہ کرنے کیلئے کھڑا کردیا ہے۔ یہ مغرب اور اس کے اثر و رسوخ کو نکال باہر کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ایسا نہیں کرسکتے یہ اسلام پسند اسلامی معاشرے کو فتح کر کے بدلنا چاہتے ہیں نہ کہ کافروں کے معاشرے کو۔

اسلامی بنیاد پرستوں کے پاس جدید خیالات اور مذاق کے مطابق اسلام پیش کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ بنیاد پرست اکیسویں صدی میں اسلامی قانون کی قدیم توجیہات کی بناء پر کوئی کام نہیں کرسکتے اس کا واضح ثبوت ایران میں پہلے سے موجود ہے اس طرح افغانستان کے طالبان کی سرگرمی کوئی مستقبل نہیں رکھتی اسلامیوں کی تحریک بذات خود غیر متعلق ہے۔ اسلامی بنیاد پرستوں کیلئے ان کا دور شاید المیہ ہوگا"۔

(روزنامہ ڈان لاہور ۱۸ راکتوبر ۲۰۰۴ء)

پاکستان میں ۲۰۰۳ء کے مقابل پر ۲۰۰۴ء میں فرقہ وارانہ تشدد اور بدامنی میں اضافہ

انسانی حقوق کمیشن کی طرف سے شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق جو یکم فروری کو جاری کئے گئے پاکستان میں سن ۲۰۰۳ء کے مقابل پر ۲۰۰۴ء میں فرقہ وارانہ تشدد، بدامنی قتل و غارت اور خودکشی کے واقعات میں فکر انگیز حد تک اضافہ ہوا ہے۔ بی بی سی کے مطابق کمیشن کے عہدیداران نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ملک میں قبائلی علاقہ میں جاری فوجی آپریشن میں بھی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہورہی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۲۰۰۴ء میں ۳۹۴ لوگوں کو موت کی سزا سنائی گئی جن میں ۵ خواتین بھی شامل ہیں جبکہ ۱۵ لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ رپورٹ میں جیلوں میں بڑھتی ہوئی قیدیوں کی تعداد پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا اور بتایا گیا کہ ۵۰ ہزار افراد کو جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں ملک کی نواسی (۸۹) جیلوں میں رکھا گیا ہے۔ بچوں پر تشدد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور پچھلے سال کے پہلے چھ مہینوں میں ۸۲۳ بچوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ حال ہی میں اس تعلق میں پاکستان کے مولویوں کو بھی بچوں پر جنسی تشدد کرنے کے ۵۰۰ معاملات سامنے آئے تھے جو انتہا پسند مولویوں کے دباؤ کے نتیجہ میں واپس لے لئے گئے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں بڑھتی ہوئی غریبی اور بے روزگاری سے تنگ آکر ایک ہزار لوگوں نے پچھلے سال کے ابتدائی دس مہینوں میں خودکشی کی جبکہ اتنی ہی خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کردیا گیا رپورٹ میں ملک کے عدالتی نظام پر بھی کڑی نکتہ چینی کی گئی اور کمیشن نے بتایا ہے کہ عدالتیں لوگوں کو انصاف فراہم نہیں کررہی ہیں۔

دنیا پر برڈ فلو کا خطرہ منڈلا رہا ہے

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق گزشتہ سال اچانک پھیلنے والی برڈ فلو کی بیماری جس کے نتیجہ میں ۳۲ لوگوں کی جان چلی گئی تھی اب دنیا بھر میں اس کے پھیلنے کے امکانات محسوس کئے جارہے ہیں۔ "نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن" میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اس بیماری کے انسان سے انسان میں پھیلنے کے خدشات بتائے جارہے ہیں۔ حال ہی میں اس تعلق میں کچھ معاملات سامنے آئے ہیں اسکے نتیجہ میں کمبوڈیا میں ایک عورت کی جان چلی گئی۔

بقیہ صفحہ (11)

اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا انکو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم، علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے۔ اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہی کے ہاتھ سے ہوتی تھی اور اگر امیر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد و ارادتمند تھے۔ جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ اور وہ اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ، اخوندزادہ، اور شہزادہ کے لقب سے ملک میں مشہور تھے۔ ایک بڑا کتب خانہ، حدیث، تفسیر فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے۔ صدہا آدمی ان کی شاگردگی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فنافی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پاسکتا۔ آخر سچائی پر اپنی جان قربان کر کے ہماری جماعت کیلئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گئے جس کی پابندی اصل منشا خدا کا ہے۔ اب ہم ذیل میں اس بزرگ کے شہادت کے واقعہ کو لکھتے ہیں کہ کس دردناک طریق سے وہ قتل کیا گیا۔ اور اس راہ میں کیا اُس نے استقامت دکھلائی بجز کامل قوت ایمانی کہ اس دار غرور میں کوئی نہیں دکھلا سکتا۔ اور اس طرح براہین احمدیہ کی پیشگوئی ان کی شہادت سے پوری ہوئی۔ مولوی صاحب کابل سے قادیان آکر کئی مہینے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے اور بموجب نص اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ ابھی وہ قادیان میں ہی تھے کہ انہوں نے حضور کی صحبت میں اپنے اندر بہت سے یقین اور اپنے اندر بھاری تبدیلی کی وجہ سے ان پر وحی اور الہام کا دروازہ کھولا گیا۔ آخر انہوں نے شہادت کا شربت اپنے لئے منظور کیا۔ اور خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر کابل واپسی سے پیشتر اپنے شاگرد بریگیڈیر محمد حسین کی معرفت قادیان قیام کی غرض وغایت اور حج کو دوسرے وقت پر ملتوی کرنے کے بارہ میں بذریعہ خط اطلاع دی۔ اجازت ملنے پر قادیان سے واپس کابل جانے کا سفر اختیار کیا۔ بعد میں علم ہوا کہ ان کو دھوکے سے بلایا گیا تھا۔ واپسی پر انہیں گرفتار کیا گیا۔ اور امیر کابل نے انہیں اپنے قلعہ میں قید کر کے انتہائی ظالمانہ طریق پر زنجیر غراغراب لگوائی یہ زنجیر وزنی ایک من ہوتی ہے۔ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر ڈلوائی گئی۔ ایسے عظیم پیشوا کو جس نے پچاس سال نہایت تنعم کی زندگی بسر کی تھی اور نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ تھا۔ ایسی سنگین ظالمانہ قید میں مہینوں ڈالا گیا جو موت سے بدرجہا بدتر تھی۔ اور متعدد بار مختلف پیرایوں میں احمدیت سے ارتداد اختیار کرنے کی کوشش جاری رکھی جس کا ہر مرتبہ سید عبداللطیف صاحب مرحوم نے نہایت واشگاف طور پر نہایت جرأت مندانہ، دلیرانہ اور مومنانہ جواب دیا۔ چونکہ جہاد کے مسئلہ کے انکار کا جرم آپ پر عائد کیا گیا تھا آپ نے مباحثہ کی تجویز پیش کی۔ جو منظور ہوئی۔ مگر وہ صرف تحریر تک محدود رکھی گئی۔ کسی کو دونوں فریقین کے دلائل سننے کا نہ موقعہ دیا گیا اور نہ ہی اس مباحثہ کو شائع کرایا گیا یہ طریق گویا صداقت اور سچائی کے خون کے مترادف تھا۔ انجام کار آپ کو بہت بیدردی سے سنگسار کیا گیا۔ آپ نے اپنی شہادت سے قبل جیسا کہ بتایا تھا شہادت کے معاً بعد سرزمین کابل ہیضہ کے خدائی عذاب میں مبتلا ہوئی۔ یہ امور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں شائع فرمائے ہیں جو نہایت اختصار سے پیش کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بصد افسوس یہ اظہار فرمایا ہے پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا۔ مگر اس خون سے وہ چپ نہیں رہے گا۔ اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے (وما رئینا ظلماً اغیظ من ہـذا) اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔

یہ سرزمین جس طور پر خدائی عتاب بھگت رہی ہے یہ دنیا کے ہر انسان کے علم میں ہے۔ یہ احمدیت کی صداقت کا ایسا روشن ترین نشان ہے جو چمکتے ہوئے سورج کی طرح اپنی تابانی سے منہ بولتا ثبوت پیش کر رہا ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 22 Feb 2005 Issue No : 8

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے موقع پر معززین کے خطابات

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو آئندہ سال

پنجاب سرکار کی طرف سے جلسہ کی دعوت

(پروفیسر درباری لال۔ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی)

پنجاب کی اس بڑی ہی پاک اور پوتر سرزمین پر پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے جو مہمان احمدیہ کمیونٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے یہاں تشریف لائے ہیں میں پنجاب سرکار کی طرف سے اُن سب کا Welcome کرتا ہوں ابھینندن کرتا ہوں اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں یہ ہمارے لئے بڑا خوشی کا مقام ہے فخر کی بات ہے کہ پنجاب کے اندر اتنے مہان اور عظیم شخصیت کے مالک نے اس فرقہ کو چلایا جس کا دُنیا میں آج نام ہے اور 178 دیشوں میں بڑی بخوبی بڑے سنجیدہ پن سے اس کا نام چل رہا ہے۔آج کے اس اجلاس میں میں جناب مرزا وسیم احمد صاحب جو چیف سیکرٹری ہندوستان کے ہیں اور اُن کے ساتھ نسیم خان سیکرٹری External Affair کبھی ضرورت پڑے ہم ہمیشہ اُن کی مدد کیلئے حاضر ہیں اس موقع پر میں ہر طرح کی مدد پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ہم نے کی ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا مذہب ایسا دھرم جو دُنیا کے اندر امن اور شانتی کا پیغام دیتا ہے وہی صحیح معنوں میں پیغام الٰہی ہے اور دُنیا کے اندر لوگ مل کر رہیں شانتی سے رہیں سہیوگ سے کام چلائیں اور لوگ بڑھیں پھلیں آگے بڑھیں یہی ہمارا مقصد ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی کی زیر قیادت جو سب کام چل رہا وہ بندے سے بندہ جوڑنے کی بات کی جارہی ہے توڑنے کی بات کسی جگہ نہیں ہے۔اور مجھے اس بات کی اور بھی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں اور خاص کر کے میرا ضلع پاکستان کا گجرات اور گاؤں گولیکی میں جہاں میری پیدائش ہوئی جہاں مدرسے میں پڑھنے کا موقع مجھے نصیب ہوا تھا وہاں سے کچھ لوگ یہاں تشریف لائے ہیں اس بار صرف تین ہزار لوگ آئے ہیں میں آپ کو وعدہ کرتا ہوں کہ آنے والے سال میں میں پنجاب سرکار کی طرف سے دلی والوں کو یہ کہوں گا کہ کم سے کم پچیس ہزار آدمی پاکستان سے یہاں آئیں جب میں اپنے گاؤں کے اندر اپنے والد صاحب کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا تو ہماری حویلی میں جو احمدیہ جو لوگ تھے وہ آیا کرتے تھے تب میں چھوٹا تھا مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ کون ہے اور دوسرا کون ہے تو میرے باپ کے دوسرے دوست مجھے کہا کرتے تھے کہ احمدیوں کا قادیان میں ہیڈکوارٹر ہے ایک زمانہ گذر گیا یہ بات 45 اور 46 کی ہے۔آج اُس کے بھی 51-50 سال گذر گئے ہیں کئی سالوں کے بعد میرے لوگوں کو مجھے ملنے کا موقع ملا ہے۔مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے ایمانداری کے ساتھ ڈکشنری میں وہ الفاظ نہیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ سکوں وہ لوگ جو مجھے گاؤں سے ملے اور جذباتی طور پر میں اُن لوگوں سے جڑا ہوا ہوں اور گجرات میں سب سے زیادہ احمدی کمیونٹی کے لوگ ہیں جو یہاں آئے ہیں۔

دوسری بات جو میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جناب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو سپریم ہیڈ ہیں جماعت کے وہ اس بار نہیں آسکے۔ میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اُن سے درخواست کروں گا Invitation دیتا ہوں کہ اگلے سال جو احمدیہ کمیونٹی کا اجلاس ہو وہ یہاں ضرور آئیں۔

میں آپ سب کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب سرکار کے وزیر اعلیٰ جناب کیپٹن امریندر سنگھ جی نے یہ خاص پیغام دیکر مجھے یہاں بھیجا ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کی کسی طرح کی کوئی مشکل ہو اسے فوری طور پر حل کیا جائے۔اور دوسری بات ہم اور بھی خوش قسمت ہیں سب کے ہندوستان کے جو پردھان منتری ہیں اُن کی پیدائش بھی پاکستان میں ہوئی ان کے گاؤں کے لوگ بھی ملے تو میں اُن سے بھی درخواست کروں گا کہ جب کبھی ہمارا اجلاس 28-27-26 کو ہو تو دل کھول کر احمدیہ کمیونٹی کے لوگوں کو ہندستان آنے کی اجازت ملے۔اور آخر میں جناب نسیم خان سیکرٹری External Affairs کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پنجاب سرکار کی طرف سے بھی مہمانوں کی تواضع کی جائے اور اس کیلئے انتظام کر دیا گیا ہے

انہی شبدوں کے ساتھ آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جئے ہند اور احمدیہ کمیونٹی بڑھتی پھلتی پھولتی رہے اور ہندوستان میں پیغام الٰہی سارے لوگوں کو دنیا میں پہنچائے تاکہ سارے لوگ ملکر ایک نئے دنیا کی تعمیر کریں نئے وچار ہمارے ملک میں آئیں اور امن کے ساتھ ہم زندگی بسر کر سکیں۔

جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کو میں نمسکار کرتی ہوں

جنہوں نے سماج سدھار کا بیڑا اُٹھایا

(شریمتی جاگیر کور۔پردھان گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر)

مختلف مذاہب دھرموں اور مختلف ملکوں سے اس مقام پر آئے ہوئے میری بہنو اور بھائیو آپ لوگ اس خوبصورت گلدستے میں کھلے ہوئے ایسے پھول ہو جن کی خوشبو میں محسوس کر رہی ہوں۔سب سے پہلے میں فتح بلاؤں گی ''واھے گورو جی دا خالصہ واھے گورو جی دی فتح'' اس کے بعد میں جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کو نمسکار کرتی ہوں جنہوں نے آج سے 113 سال قبل سن 1889 میں اس جماعت کا بانی بنکر بہت عظیم احترام حاصل کیا ہے۔سماج سُدھار کیلئے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے اس مہان شخصیت نے جو بیڑا اٹھایا آج دنیا بھر میں بہت بڑی تعداد میں لوگ ان کے پیروکار ہیں مجھے خوشی ہے کہ آپ کے اس اجلاس میں باقی مذاہب کے گورووں کے ساتھ ساتھ گورونانک جی کا بھی احترام کیا جارہا ہے۔وہی گورونانک جی جنہوں نے اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے اک نور توں سب جگ اپجیا کون بھلے کو مندے۔فرمایا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر مذہب نے الگ الگ طور طریقوں کو اپنا کر بھی ایک ہی خدا کی تعلیم دی ہے کسی نے واھے گورو کسی نے رام کسی نے گورسائیں اور کسی نے خدا کہا ہے اور جس کی ہمارے بزرگوں نے الگ الگ نام کے ساتھ تعریف کی ہے۔گوروبانی میں روزے رکھنے۔نماز پڑھنے اور دان دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے اور مسلمان کے بارہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمان کا بڑا گن یہ ہے کہ وہ موم دل اور دیاوان ہوتا ہے۔سو بھائیو اور بہنو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ لوگ آج تمام مذاہب کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اپنا 113 واں جلسہ سالانہ منا رہے ہیں میں اس جلسہ کی انتظامیہ کو مبارکباد دیتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ ہم سب چاہے جہاں بھی بستے ہوں جس دیس میں بھی رہتے ہوں ایک ایشور کے پجاری بن جائیں۔حضرت میاں میر جی نے ہرمندر صاحب کی بنیاد رکھ کر جو ہندو اور مسلمان میں سانجھ پیدا کی ہے میں ارداس کرتی ہوں کہ پرماتما کی کرپا سے ہمارا یہ پیار ایسا ہی بنا رہے۔اور ہم سب کو انسانیت کی سیوا کی توفیق ملتی رہے۔

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2005-2004

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 05-2004 کی منظوری عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مجلس کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(شعیب احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نائب صدر اوّل	مکرم شیراز احمد صاحب چینئی	مہتمم تبلیغ	مکرم شیخ محمود احمد صاحب
نائب صدر دوم	مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ	مہتمم تعلیم	مکرم ایم ابوبکر صاحب
نائب صدر سوم	مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب	مہتمم خدمت خلق	مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ
معاون صدر	مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب	مہتمم تحریک جدید	مکرم عبدالحسن صاحب مالاباری
معاون صدر	مکرم شاہد احمد صاحب ندیم	مہتمم وقار عمل	مکرم شیخ فرید احمد صاحب
معتمد	مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ	مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز احمد صاحب
مہتمم تجنید	مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی	مہتمم تربیت	مکرم عطاء المجیب صاحب لون
مہتمم اشاعت	مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب	مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم ناصر محمود صاحب
مہتمم مال	مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر	مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیرّ
مہتمم وقف جدید	مکرم صمد احمد صاحب غوری	مہتمم مقامی	مکرم سید عزیز احمد صاحب
مہتمم عمومی	مکرم حبیب احمد صاحب طارق	محاسب	مکرم سید صلاح الدین صاحب
مہتمم اطفال	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ		

خریداران ''بدر'' سے گزارش

کیا آپ نے ''بدر'' کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ ''بدر'' کو ادا فرمادیں یا براہ راست دفتر بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔تاکہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔

(مینجر بدر)